اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

انوار غیب

از

حضور مظہر اعلحضرت شیر بیشہ اہلسنت
مناظر اعظم علامہ ابوالفتح محمد حشمت علی خان
قادری برکاتی رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر
عسکری اکیڈمی
آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر، پیلی بھیت شریف، یوپی

مُناظرِ اعظم ہند کی نصیحت

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمًا ★ وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ کَرَمًا

پیارے بھولے بھالے سُنّی بھائیو! اپنے دین و دنیا کو ان دشمنانِ دین و دنیا کے حملوں سے بچاؤ، آپس کی ذاتی عداوتیں دنیاوی دشمنیاں، نفسانی مخالفتیں اللہ و رسول جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رضا و خوشنودی کے لئے چھوڑ کر شریعتِ مُطہرہ کا دامن مضبوط تھام کر وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں، صُلحکلیوں اور جملہ دشمنانِ دین کے حملوں سے اسلام و سُنّیت کو بچانے کیلئے باہم جلد متفق و متحد ہو جاؤ۔ پھر اللہ و رسول جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلے آلہٖ واصحابہٖ وسلم تمہارے ساتھ ہونگے، کامیابئ دارین کے سہرے تمہارے سر بندھیں گے۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا — جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مُختصر فتویٰ نافعِ تقویٰ قامعِ طغویٰ دافعِ بلویٰ جسمیں مسئلۂ علمِ غیب کا ثبوت بالکل نرالی طرز سے روشن طور پر دیا گیا ہے، یعنی اسمیں ہر قول اُسی کا لیا گیا ہے جو اہلسنّت و وہابیہ دونوں کے نزدیک مُستند و مقبول ہے یا مِری وہابی دھرم میں واجبُ الاِتّباع والقبول ہے، اب اگر وہابیہ اپنے بڑوں کو مانیں تو تقویۃ الایمانی دھرم کو کفر جانیں اور اگر تقویۃ الایمان پر ایمان لائیں تو اپنے اور اپنے بڑوں کے کافر و مشرک ہونے کا گیت گائیں

مُصنّفہ

ناصرُ الاسلام والمسلمین غیظُ المنافقین شیرِ بیشۂ اہلسنّت مظہرِ اعلیحضرت
مُناظرِ اعظم علامہ الحاج محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ رضوی لکھنوی
ابو الفتح عُبید الرضا رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ

ناشر

عسکری اکیڈمی زیرِ آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۲

نام کتاب ــــــــــ الانوار الغیبیہ

مصنف ــــــــــ حضور شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمۃ والرضوان

تزئین وکتابت ــــــــــ محمد نجم الرضا حشمتی

طباعت چہارم ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء ــــــــــ عسکری اکیڈمی

قیمت ــــــــــ پچیس روپے

حسب فرمائش

شہزادۂ مظہر اعلیحضرت شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد ادریس رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی دامت برکاتہم القدسیہ

ملنے کے پتے

جامعہ اہلسنت حشمت الرضا، حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی

دار العلوم اہلسنت حشمت الرضا ۱۰۱/۲۴۶ کرنیل گنج کانپور

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پیرا ماہم ضلع گونڈہ یوپی

مولانا محمد مظہر الحق حشمتی دار العلوم اہلسنت وارث الرضا بارہ بنکی

افتخار الحسن برکاتی، برکاتی اسٹیل کمپنی کرلا ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمدہٗ ونصلی علی حبیبہ الکریم التحیۃ والتسلیم

رنگ لائی ہیں پھر میری بے باکیاں
جذبہ شوق میرا سلامت رہے

دل میں تصویر جاناں رہے اس طرح
جیسے گلشن میں پھولوں کی نکہت رہے

اپنے زمانے کی کوئی عبقری شخصیت جس کی عظمت ورفعت، مقام بلند وشانِ رفیع اسکے وصال کے بعد اسکے منتسبین معتقدین ومریدین متعلقین کا معتقد ومداح ہونا اس کی بلندی کا صحیح پیمانہ نہیں ہاں البتہ وہ ذات اپنے معاصرین میں کتنا مقبول وممتاز ہے کیسا مرجع خلائق عوام وخواص ہے۔ دانشوران قوم وملت ومفتیان اہل سنت کا اس کی جانب رجوع ہونا عارفان حق کی جلوہ گاہ ہونا اور اس کے ہم عصر اکابر واصاغر علماء کرام ومشائخ عظام کی تحریر وتقریر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنا مقبول وکیسا مرجع وقت ہے اسکی امتیازی شان کیا ہے۔ اور کبھی کبھی کچھ مسائل میں اختلاف کرنے والے بھی اسکی خوبیوں کا خطبہ پڑھتے ہیں۔ اور مکتوبات ومعروضات میں القاب وخطابات کا جو خراج پیش کرتے ہیں۔ اس سے اسکی شان رفعت وعظمت جلوہ گر ہوتی ہے۔

انہیں عبقری شخصیتوں میں حضور شیر بیشہ اہل سنت خلیفۂ اعلیٰ حضرت مناظر اعظم رہبر شریعت مرشد طریقت مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان ایسی فخر زمن نادر روزگار ہستی کا نام ہے جو آخری سانس تک رشد وہدایت اور انوار ایمانی کے جلوے بکھیرتے رہے۔ جب منبر خطابت پر ایمان وعقیدے

کی گرانمایہ دولت سے مالا مال فرماتے، عشق رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے جام عرفان سے سیراب فرماتے، محبت اولیائے کرام سے دلوں کو معمور فرماتے۔ تو ایمان کے ڈاکوؤں کی نشاندہی فرما کر مومنین کے عقیدے کی حفاظت بھی فرماتے۔ وہ زبان جو دشمنان دین کے لیے شمشیر برہنہ تھی جس سے شاتمانِ الوہیت و رسالت پر بجلیاں کوندتی تھیں وہی زبان اپنوں پر پیار و محبت کے پھول بھی برساتی۔

وہ اپنی خلوت و جلوت میں کوہ استقامت تھا
وہ اپنوں کے لیے ہر لحہ اخلاص و محبت تھا!
عدوئے دین و ایمان کے لیے وہ غیظ و شدت تھا
حقیقت میں وہ تھا اک جامع اوصاف انسانی
وہ شیر بیشہ اہل سنن مقبول ربانی
لرز جاتا تھا جن کا نام سنکر مکر شیطانی

شیر بیشہ اہل سنت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ نے اپنی تمام تر خصوصیات کے باوجود اپنی پوری زندگی فرقہ باطلہ اور مذاہب باطلہ سے مناظرہ کرنے میں احقاق حق و ابطال باطل میں گذار دی۔ زندگی کا ہر لحہ دشمنانِ رسول اور گستاخان بارگاہ الوہیت و رسالت عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کی سرکوبی کے لیے وقف تھا۔ چونکہ اس دور کا سب سے بڑا فتنہ نجدیت و وہابیت ہے اس کے علاوہ دیگر فرقہائے باطلہ نیچریت قادیانیت، چکڑالویت، خاکساریت، بہائیت اور آریائی شدھی تحریک وغیرہ کے بطلان پر مناظرہ فرمایا۔ اور ہر مقام پر انکو شکست و ہزیمت دی۔

حضرت کی خصوصیات میں مناظرے کا ملکہ وہ ممتاز صفت ہے جس میں ان کا کوئی شریک و سہیم نہیں غالباً ساٹھ مناظروں کی رودادیں معرض تحریر میں آچکی ہیں۔ اور بہتیرے مناظرے جنکی رودادیں ضبط تحریر تو نہ ہو سکیں مگر لوگوں کی زبان پر اب بھی بیانا جاری ہیں۔ شیخ ملت اپنے عزم و ارادے کے بنیان مرصوص اور کوہ گراں تھے۔ امتحان گاہ کی وہ سنگلاخ زمینیں جہاں لوگوں کے قدم پھسل گئے مگر آپ وہاں بھی نعرہ حق بلند کرتے رہے۔ آپ کی پالیسی ایک تھی اور صرف ایک۔۔

چھٹ جائے اگر دولت کونین تو کیا غم
چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہندوستان کی تاریخ میں ایک ایسا بھیانک اور تاریک دور بھی آیا، جب سیاسی میدان میں بساط سیاست پر حصول آزادی کے نام پر ایک ہلچل سی مچی تھی۔ حصول آزادی کے لیے اتحاد و وداد کی ایک آندھی چل رہی تھی۔ سیاسی بوالہوسی میں لوگ قوانینِ شریعت سے بیگانہ ہو رہے تھے مظہر اعلیحضرت نے شانِ ولایت سے ڈیڑھ سال بعد ہونے والے واقعات کو اس طرح بیان فرما رہے ہیں کہ آپ مشاہدہ کر رہے ہیں اور لوگوں کو ان خطرات و نتائج سے مطلع فرما رہے ہیں ـــــ اولیائے کرام کے غیب جاننے کا تو یہ عالم ہے اور گستاخ دیابنہ وہابیہ مرتدین علم غیب مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء پر جبیں بجبیں ہیں۔

اِس فتوئی مبارکہ کا مطالعہ کریں جو ایمان کی سلامتی اور سرمایۂ نجات ہے سچ کہا ہے کسی نے حضرت شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے۔

ناصرِ دینِ محمد نائبِ مولیٰ علی
شیرِ حق عبدِ رضا ہو باخدا حشمت علی
تیرے فتوے سے جلا پاتے ہیں باانصاف لوگ
نار کو پہونچے ہیں سُروانی ، وہابی ، ناصبی
سگِ بارگاہِ حشمت محمد مظہر الحق حشمتی غفرلہٗ

نذرانۂ عقیدت

بارگاہ شیر بیشۂ اہلسنت، مظہر اعلیحضرت، مناظر اعظم ہند قدس سرہٗ

اجمل الشعراء جناب اجمل سلطانپوری

مناظر وہ لقب تھا جس کا شیر بیشۂ سنت — مناظر وہ جو تھا حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت
مناظر وہ کہ جس سے تھرتھراتی تھی وہابیت — مناظر وہ، ہوئی جسکی ہمیشہ فتح اور نصرت

مناظر وہ جو ہمت کا دھنی تھا مرد میداں تھا
وہ جس کا نام نامی حضرت حشمت علیخاں تھا

مجاہد وہ جہادوں میں گذاری زندگی جس نے — مجاہد وہ ہمیشہ ملحدوں سے جنگ کی جس نے
مجاہد وہ، عدوئے دین سے کی دشمنی جس نے — مجاہد وہ، ندائے یارسول اللہ دی جس نے علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام

تو جتنے دیو تھے ایوان باطل میں لرز اٹھے
منافق جل اٹھے اور وسوسے لیں لرز اٹھے

وہ غازی جو عدوئے حق کے حق میں تیغ براں تھا — وہ غازی، جو نبی کے دشمنوں کا دشمن جاں تھا
وہ غازی جس کے چہرے سے جلال حق نمایاں تھا — وہ غازی، جو خدا کے شیر کا شیر نیستاں تھا

مقرر وہ جو تھا تقریر میں گفتار کا غازی
وہ عالم، جو عمل سے اپنے تھا کردار کا غازی

وہ جسکی کاوش تبلیغ نورانی منارا ہے — وہ جس کا نقطۂ فکر وعمل تابندہ تارا ہے
وہ جس کی شمع دانش جادۂ حق میں سہارا ہے — وہ جس کی حق شناسی کی حقیقت آشکارا ہے

وہ کہتے تھے نبی کے عشق میں مرمر کے جی لینگے
نبی کے نام پر گر زہر مل جائے تو پی لینگے

وہ سورج چھپ گیا موجود ہے اسکی کرن اب بھی — معطر حشمتی پھولوں سے ہے باغ سنن اب بھی
ہیں اس سے مستفیض علم اہل علم وفن اب بھی — ہزاروں مشعلیں ہیں اسکی زیب انجمن اب بھی

شہید ملت اسلامیہ کا غم ہے سینے میں
شہادت اسکو اس آئی محرم کے مہینے میں
دعا اجمل کی ہو مقبول حشمت کی نظر کردے
خدایا مرقد حشمت علیخاں نور سے بھردے رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ

ازمحلہ مومنا واڑ، گوپی پورہ، شہر سورت، مسئولہ محب سنت، عدو بدعت، عاشق رسول الثقلین، حاج الحرمین الطیبین، غلام حسن صاحب قادری برکاتی نوری زید مجدہم یکم رجب ۱۳۴۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب تھا یا نہیں اور وہابیہ کہتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے علم غیب مانے وہ کافر مشرک ہے۔ ان کی اس بات کا کیا جواب ہے بینوا توجروا

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَّامِ الْغُیُوْبِ، غَفَّارِ الذُّنُوْبِ، سَتَّارِ الْعُیُوْبِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الَّذِیْ ارْتَضَاہُ رَبُّہٗ وَاَظْھَرَ عَلَی السِّرِّ الْمَحْجُوْبِ، اَلنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَالرَّسُوْلِ الْعَظِیْمِ وَالشَّفِیْعِ لِلْخَطَایَا وَالْحُوْبِ، اَلَّذِیْ عَلَّمَہٗ رَبُّہٗ تَعْلِیْمًا وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ عَظِیْمًا فَھُوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ غَائِبٍ اَمِیْنٌ وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ وَعَلٰی اَوْلِیَاءِ مِلَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا وَعَلٰی سَائِرِ اَھْلِ سُنَّتِہٖ وَجَمَاعَتِہٖ اٰمِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَیُّھَا السَّائِلُ حَفِظَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ عَنِیْدٍ مَائِلٍ ثَبَّتَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّانَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الدَّارَیْنِ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ملکوت السمٰوات والارض کا انہیں شاہد بنایا، دریاؤں کا کوئی قطرہ، ریگستانوں کا کوئی ذرہ پہاڑوں کا کوئی ریزہ سبزہ زاروں کا کوئی پتہ ایسا نہیں جو حضور مطلع علی

الغیوب عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس میں نہ آیا قرآن وحدیث وائمہ قدیم وحدیث کے ارشادات جلیلہ ونصوص جمیلہ اس مسئلہ مقبولہ میں اسقدر ہیں کہ انکا احصا واحاطہ ناممکن جسے ان میں کثیر پر اطلاع منظور ہو وہ حضور پر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد دین وملت سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف تفسیر انباء المصطفیٰ بحال سر واخفیٰ، وخالص الاعتقاد، والدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ، والفیوض المکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ، وغیرہا کی طرف رجوع لائے یا الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ، والعذاب البئیس علی ابحس حلائل ابلیس و ادخال السنان الی حنک الحلقی بسط البنان وغیرہ حضور مرشد برحق مجدد دین وملت امام اہلسنت سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدسی اصحاب وگرامی احباب کی تصانیف مبارکہ کا مطالعہ کرے اور جسے دو حرف مختصر اور بعونہ تعالیٰ شافی کافی دیکھنا منظور ہو تو فقیر کا رسالہ القلادۃ الطیبۃ المرصعۃ، ومناظرہ سنبھل ملاحظہ کرے۔ یہاں فیض حضور پر نور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مستعین ومتوسل ہوکر اس مسئلہ مبارکہ کو بطرز دیگر بعونہ تعالیٰ وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین پر اشد قیامت کبریٰ بنکر قائم ہو لکھنا منظور والتوفیق من العفو والغفور فاقول وبحول اللہ وفضل رسول اللہ اعتصم واحول وعلی الوھابیۃ المردۃ اصول وہابیہ دولوجہین کیطرح اس مسئلہ علم غیب میں دوہری بولیاں بول رہے ہیں پہلے وہ اقوال ملاحظہ ہوں جنمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے علم غیب کا انکار ہے۔

(۱) مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے

(۲) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۷ اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے

(۳) فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۶ پر ہے جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بیشک کافر ہے

(۴) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴ پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونیکا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے۔

(۵) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۳۲ علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔

(۶) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۴۵ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز نادرست ہے اسپر حاشیہ چڑھایا ہے لانہ کفر یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا کفر ہے۔

(۷) انھیں گنگوہی جی نے اپنے شاگرد محمد یحییٰ سہسرامی کے نام سے ایک رسالہ ساڑھے تین ورق کا لکھا جسکا نام یہ ہے مسئلہ در علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور اخیر میں اسکے حرف حرف کی تصدیق اپنے دستخط ومہر سے چھاپی اسکے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں اسمیں ہر چہار ائمہ مذاہب وجملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام علم غیب پر مطلع نہیں ہیں۔

(۸) بہشتی زیور حصہ اول مطبع انتظامی کانپور صفحہ ۵۲ پر زیر عنوان کفر وشرک کی باتوں کا بیان مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کسی بزرگ یا پیر کیساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اسکو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے (کفر وشرک ہے)

(۹) مولوی کفایت اللہ جو امام الوہابیہ کے نئے خلیفہ بنکر کفر وشرک کی کسوت بغل میں دبائے وہابیت کے اولٹے استرے سے مسلمانوں کی مسلمانی اور غریب سنیوں کی سنت کو مونڈنے میں مصروف ہیں اپنی تعلیم الاسلام حصہ چہارم صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں شرک فی العلم یعنی خدا تعالیٰ کیطرح کسی دوسرے کیلئے صفت علم ثابت کرنا مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کیطرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ علم غیب جانتے تھے یا خدا کیطرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے وہ واقف ہیں یا دور ونزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۱۰) کاکوروی کے ملکی شیخ جی مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم مولوی عبد الشکور اپنی کتاب تحفہ لاثانی برائے فرقہ رضاخانی مطبوعہ خلافت پریس کے نمبر ۲ میں لکھتے ہیں فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں بھی سوا خدا

کے کسی کو غیب داں جاننا اور کہنا ناجائز لکھا ہے بلکہ اس عقیدہ کو کفر قرار دیا ہے۔

(۱۱) یہی کاکوروی جی اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں حنفیہ نے اپنی فقہ کی کتابوں میں اس شخص کو کافر لکھا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی غیب جانتے تھے

(۱۲) یہی ایڈیٹر صاحب اسی کتاب کے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں حنفیہ نے اس شخص کو کافر لکھا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی علیہ السلام غیب جانتے تھے۔

(۱۳) یہی مبلغ وہابیہ اسی کتاب کے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کافر ہو جائیگا بوجہ اس عقیدہ کے کہ نبی غیب جانتے ہیں۔

(۱۴) یہی ملکی شیخ جی اسی کتاب کے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں اللہ و رسول کو گواہ قرار دیکر نکاح کرے تو جائز نہ ہوگا بلکہ کہا گیا ہے وہ شخص کافر ہو جائیگا۔

(۱۵) تمام غیر مقلدین کے امام زمانہ انکے شیخ الکل فی الکل ثناء اللہ امرتسری اپنے رسالہ اہلحدیث کا مذہب صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں اہل حدیث کا مذہب ہے کہ سوائے خدا کے علم غیب کسی مخلوق کو نہیں نہ ذاتی، نہ وہبی، نہ کسبی

(۱۶) میاں غلام محمد رانديری جو ملک گجرات میں وہابیت دیوبندیت کے بانی و بادی ہیں اپنے رسالہ ازالۃ الریب عن علم الغیب صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں اگر کسی شخص نے مثلاً چہارشنبہ کو بوقت دوپہر کسی عورت سے نکاح کیا اور کہا کہ میں نے خدا اور اسکے رسول کو گواہ کیا ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ جسطرح اللہ تعالیٰ کو میرے اعمال کا علم ہر وقت ہے اسطرح اللہ کے بتانے سے آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی میرے اعمال کی ہر وقت خبر ہے اور اسی بناپر وہ یہ بھی کہتا ہے کہ میرے نکاح میں وہ شاہد ہیں تو وہ شخص تمام فقہا کے نزدیک کافر ہوگا کیونکہ اس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم غیب جاننے والا اعتقاد کیا۔

(۱۷) رشید احمد گنگوہی، وخلیل احمد انبیٹھی براہین قاطعہ صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں تمام امت کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب فخر عالم علیہ السلام کو اور سب مخلوقات کو جسقدر علم حق تعالیٰ نے عنایت کر دیا اور بتلا دیا اوس سے ایک ذرہ بھی زیادہ کا علم ثابت کرنا شرک ہے۔

(۱۸) یہی گنگوہی انبیٹھی اسی براہین قاطعہ کے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں اگر کوئی نکاح کرے بشہادت حق تعالیٰ اور فخر عالم علیہ السلام کے کافر ہو جاتا ہے بسبب اعتقاد علم غیب کے فخر عالم کی نسبت۔ پس فقط مجلس نکاح کے اعتقادِ علم ہی کا کافر لکھا ہے۔

(۱۹) یہی گنگوہی و انبیٹھی اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ مسلمان اپنے ایمانی قلب پر ہاتھ رکھ انصاف کی آنکھ سے دیکھیں کیسی صاف تصریح کردی کہ شیطان کیلئے تمام روئے زمین کا علم محیط نص یعنی قرآن عظیم و حدیث کریم سے ثابت ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے تمام روئے زمین کا علم ماننا شرک ہے جسمیں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔ کیوں مسلمانو! اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس سے شیطان کے علم کو بڑھایا یا نہیں؟ اور جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس سے شیطان کے علم کو بڑھائے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گالی دینے والا ہے یا نہیں؟ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین و بدگوئی کرنے والا کافر ہے یا نہیں؟ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

(۲۰) یہی گنگوہی و انبیٹھی اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں ملک الموت سے افضل ہونیکی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ ملاحظہ ہو کیسا صاف بکا کہ اگرچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ملک الموت سے افضل ہیں لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم ملک الموت کے علم سے زیادہ تو درکنار برابر بھی نہیں۔

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

(۲۱) جناب اشرف علی تھانوی اپنی حفظ الایمان صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں آپ کی ذات مقدسہ پر
علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے
مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے
ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل
ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے
تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو
عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر
میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر
التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد
ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت
ہے۔ مسلمانو! تمہیں تمہارے پیارے رب عزوجل تمہارے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پیاری عزت پیاری عظمت پیاری جلالت پیاری وجاہت کا واسطہ
ذرا انصاف کی نظر سے تھانوی جی کی یہ عبارت ملاحظہ کرو کسطرح علم غیب کی دو قسمیں کیں کل
علم غیب اور بعض علم غیب۔ پھر صاف صاف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کیلئے کل
علم غیب ثابت ہونیکو عقلاً ونقلاً باطل ٹھہرا دیا اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے
لئے نہ رہا مگر بعض علم غیب اسکو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کیلئے تسلیم کیا۔ مگر
ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ اسمیں حضور کی کچھ تخصیص نہیں ایسا علم غیب تو عام آدمیوں بلکہ تمام
بچوں پاگلوں بلکہ تمام جانوروں چار پایوں کیلئے بھی حاصل ہے نبی کے علم غیب میں
اور پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب میں کیا فرق ہے۔ جیسا علم غیب ان کو ہے
ویسا تو جانوروں کو بھی ہے۔ **للہ انصاف** کیا اس ملعون عبارت کا صاف صریح یہی
مطلب ہے یا نہیں اور اگر یہی ہے اور قطعاً یہی ہے تو کیا یہ ملعون کلمات سرکار عرش
مدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شان جلیل و رفیع و عظیم میں کھلی گستاخیاں صریح بے ادبیاں

سڑی گالیاں ہیں یا نہیں فانا للہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون ولا تحسبن اللہ
غافلا عما یعمل الظلمون ○

(۲۲) تمام وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے امام و پیشوا امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی
اپنی کتاب تقویت الایمان مطبع مجیدی کانپور میں جو سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ و
غیر مقلدین کے نزدیک بالکل مسلم و مقبول بلکہ معاذ اللہ قرآن عظیم سے بڑھ کر مرتبہ رکھتی
ہے صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ
قبر میں خواہ آخرت میں سو اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے
کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے یا الہام سے بتائی کہ
فلانے کا انجام بخیر ہے یا برا سو وہ بات مجمل ہے۔

(۲۳) اسی تقویت الایمان کے صفحہ ۲۲ پر انبیا و اولیا علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام
کی شان میں لکھا کچھ اس بات میں بھی ان کو بڑائی نہیں ہے کہ اللہ صاحب نے غیب دانی
ان کے اختیار میں دیدی ہو کہ جس کے دل کا احوال جب چاہیں معلوم کرلیں یا جس
غائب کا احوال جب چاہیں معلوم کرلیں کہ وہ جیتا ہے یا مرگیا یا کس شہر میں ہے یا کس
حال میں یا جس آئندہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کرلیں کہ فلانے کے یہاں اولاد
ہوگی یا نہ ہوگی یا اس سوداگری میں اسکو فائدہ ہوگا یا نہ ہوگا یا اس لڑائی میں فتح پاوے گا
یا شکست کہ ان باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بیخبر
ہیں اور نادان۔

(۲۴) اسی تقویت الایمان کے صفحہ ۵۳ پر لکھا جو شان اللہ کی ہے اور اس میں کسی مخلوق کو
دخل نہیں سو اسمیں اللہ کیساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے خواہ کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً
یوں نہ بولے کہ اللہ رسول چاہیگا تو فلا نا کام ہوجائیگا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے
چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے
کے دل میں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت میں کتنے

پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیوں کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔

(۲۵) اسی تقویت الایمان صفحہ ۸ پر لکھا جو کوئی کسی کا نام اوٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلے میں اسکی دوہائی دیوے اور دشمن پر اس کا نام لیکر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اوس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اسکا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اوسکی صورت کا یا اوسکی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اوسکو خبر ہو جاتی ہے اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور مجھ پر جو احوال گزرتے ہیں جیسے بیماری و تندرستی و کشائش و تنگی و مرنا و جینا و غم و خوشی سبکی ہر وقت اُسے خبر ہے اور جو بات میرے منھ سے نکلتی ہے وہ سب سُن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گذرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو اُن باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں اوسکو اشراک فی العلم کہتے ہیں۔

(۲۶) اب ذرا یہ بھی سُن لیجئے کہ ان باتوں کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بالذات ماننا وہابی دھرم میں شرک ہے یا اگر کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خدا کی عطا سے یہ علوم مانے تو وہ مشرک ہے۔ ملاحظہ ہو تقویت الایمان کے اسی صفحہ پر اسی عبارت سے متصل لکھا یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اونکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

(۲۷) تقویت الایمان صفحہ ۸ پر لکھا شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخارہ کا دعویٰ کرنے

والے اسمیں داخل ہیں۔ مسلمانو! ان تمام عبارات کے نتائج یہ نکلے کہ حضور اقدس[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے علم غیب ماننے والا مشرک ہے کافر[2] ہے جو شخص[3] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ وآلہ وسلم کیلئے صرف مجلس نکاح کا علم مانے وہ بھی کافر ہے حضور[4] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خدا کا دیا ہوا علم غیب بھی نہیں حضور[5] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے جو شخص ملک الموت سے زائد علم مانے وہ مشرک ہے بلکہ جو شخص[6] شیطان کے برابر علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے مانے وہ بھی مشرک حضور[7] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایسا ہی علم غیب ہے جیسا پاگلوں، جانوروں کو ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب[8] پاگلوں جانوروں کے علم غیب میں کچھ فرق نہیں دونوں کے علم غیب ایک سے ہیں[9] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضور کے کیساتھ دنیا یا قبر[10] یا آخرت[11] میں کیا معاملہ کرے گا۔ غیب[12] کی باتیں نہ جاننے میں انبیاء و اولیا مسلمان صالح فاسق کافر مشرک سب چھوٹے بڑے یکساں بے[13] خبر اور نادان ہیں۔ حضور[14] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کسی کے دل کا حال معلوم نہیں کسی[15] کے دل کا حال معلوم کرنا خدا ہی کی شان ہے حضور اقدس[16] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کسی کی شادی کا وقت بھی معلوم نہیں کسی[17] شخص کی شادی کا وقت معلوم کرنا خدا ہی کی شان ہے۔ حضور[18] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کسی درخت کے پتوں کی تعداد بھی معلوم نہیں کسی پیڑ[19] کے پتوں کی گنتی معلوم کرنا خدا ہی کی شان ہے حضور[20] اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو آسمان کے تاروں کا شمار بھی معلوم نہیں اور تاروں[21] کی گنتی بھی جاننا خدا ہی کی شان ع[21] ہے جو شخص ان[22] باتوں میں سے کسی بات کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے خدا کا دیا ہوا بھی مانے وہ بھی مشرک ہے کیونکہ اس نے بقول وہابیہ خدا کا سا علم اور کیلئے ثابت کیا۔ جو شخص[23] کسی کیلئے کشف مانے وہ مشرک ہے یہ تو آپنے حضرات وہابیہ کے جزئی احکام ملاحظہ فرمائے اب اگر یہ دیکھنا ہو کہ ان اقوال ملعونہ نے کن کن علمائے کرام و ائمہ عظام

بلکہ صحابۂ کرام و اہلبیت کبار و موسیٰ و خضر علیہم السلام بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بلکہ خود رب العزت جل جلالہٗ پر کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیا اور ایک سرے سے سب کو صریح مشرک اور کھلا کافر بتا دیا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی تو رسالۂ مبارکہ خَالِصُ الْاِعْتِقَاد شریف ملاحظہ فرمایئے مگر اس وقت ہمیں مسئلہ علم غیب کے ثبوت میں وہی اقوال لانے منظور ہیں جنھیں دیکھکر وہابیہ بھی چُندھیا کر پٹ ہو جائیں اور آنکھیں کھولیں تو چوپٹ ہو جائیں۔ یہ اقوال انھیں کے ہوں گے جو اہلسنت و وہابیہ دونوں کے نزدیک مسلّم و مستند و مقبول ہیں یا ان کے جو صرف وہابی دھرم کے گرو اور پیشوا واجب الاتباع والقبول ہیں۔ ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو! ذرا کان، ناک، پھٹپھٹا کر کھوپڑیات شریفہ پر حِجَارَۃٌ مِّنْ سِجِّیْلٍ کی ضربات قاہرہ لینے کے لئے تیار ہو جاؤ

(سوال اول) قیم الطریقۃ الاحمدیہ شیخ السلسلۃ العلیۃ النقشبندیۃ المجددیہ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکتوبات جلد اول مکتوب سہ صد و دہم ۳۱۰ میں فرماتے ہیں۔ ہر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خاص رسل را اطلاع می بخشد یعنی جو علم غیب اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے اوس پر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے اور محبوب رسولوں کو مطلع فرما دیتا ہے (منقول از رسالۃ الریب راندیری صفحہ ۲۳) ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو سب ایک سرے سے بول چلو علم غیوب خمسہ و علم غیوب ما کان و ما یکون تمہارے نزدیک اللہ عزوجل کیساتھ خاص ہے یا نہیں اگر نہیں تو مبارک ہو وہابیت کا گھر گھروندا ہو گیا اور اگر ہاں تو حضرت شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ عزوجل کے خاص علم غیب کو بعطائے الٰہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیلئے مان کر تمہارے تقویۃ الایمانی دھرم میں کافر مشرک ہوئے یا نہیں۔ نہیں تو کیوں اور ہاں تو ذرا جی کڑا کر کے قبول دیجئے پھر جب معاذ اللہ حضرت مجدد صاحب مشرک ہوئے اور امام الوہابیہ انکا ثنا خواں، انکا معتقد، انکا مرید، ان کا مقلد انھیں امام

سمجھے پیشوا جانے ولی کہے مقبول خدا مانے تو خود کفر سے کب بچ سکتا ہے جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر مشرک ہے۔ اور جب امام الوہابیہ کافر تو تم سارے کے سارے اسے امام و پیشوا ماننے والے سب کے سب کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال دوم) سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے زمین در نظر ایں طائفہ چوں سفرہ ایست یعنی اس گروہ اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نظر میں تمام زمین ایک دسترخوان کے مثل ہے جس طرح دسترخوان پر بیٹھنے والا دسترخوان پر رکھی ہوئی تمام چیزوں کو دیکھتا ہے اسی طرح اولیاء کرام ساری زمین کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ ہاں گنگوہی جی و انبیٹھی جی ذرا اپنی "براہین قاطعہ" کی خبر لیجئے کہ تمام روئے زمین کا علم محیط شیطان کے لئے ثابت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیلئے ماننا شرک، تھانوی جی ذرا اپنی بہشتی زیور کو دیکھئے کہ کسی بزرگ کیساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ دور و نزدیک کی اسے ہر وقت خبر رہتی ہے کفر و شرک ہے۔ اور سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو! بالخصوص مسٹر ثناء اللہ و مبلغ وہابیہ ایڈیٹر "النجم" و خلیفہ امام الوہابیہ میاں کفایت اللہ تم سب کے سب ذرا اپنی لال کتاب تقویۃ الایمان کی خبر لو اندھی آنکھوں سے سوجھو۔ اولیائے کرام کی نظر سے زمین کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔ ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو۔ بولو حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے دھرم میں کافر و مشرک و مرتد ہیں یا نہیں اور تم سب کے سب انہیں ولی اور بزرگ اور خدا کا مقبول مان کر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال سوم) امام الطریقۃ العالیۃ النقشبندیہ حضرت سیدنا خواجہ بہاء الحق والدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قول کو نقل کر کے فرماتے وما می گوئیم چوں روئے ناخنے ست یعنی ہم یوں فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کی نظر میں تمام زمین ایک ناخن کے مثل ہے (اورد ہذین القولین مولٰینا الجامی قدس سرہ السامی فی نفحات الانس) ہاں سارے کے سارے دیوبندیو وہابیو! بولو بولو حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہارے

تقویت الایمانی دھرم میں کافر مشرک مرتد ہیں یا نہیں اور تم سب انہیں ولی اور مقبول
حق مان کر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال چہارم) شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں۔ فاض علی من
جنابة المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیفیة ترقی العبد من حیزہ الی حیز
القدس فیتجلی له کل شیئ کما اخبر عن هذا المشهد فی قصة المعراج المنامی۔ یعنی
مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ کیوں کر اپنی
جگہ سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شئ اس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ قصہ
معراج واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی
ماکان ومایکون اور علوم خمس کا کونسا ذرہ باقی رہ گیا جو ہر شئ میں نہ آیا ہو۔ ہاں ہاں وہابیو
دیوبندیو، غیر مقلدو بولو تقویت الایمانی دھرم پر شاہ ولی اللہ صاحب کافر مشرک مرتد ہوئے
یا نہیں اور تم سب کے سب انھیں ولی اللہ، عارف، واصل وغیرہ مان کر خود بھی کافر مشرک
مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال پنجم) یہی شاہ ولی اللہ صاحب اسی فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں۔ العارف
یجذب الی حیز الحق فیصیر عند اللہ فیتجلی له کل شئ یعنی عارف مقام حق تک پہونچکر
بارگاہ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے۔ دیکھو شاہ ولی اللہ صاحب
حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں اولیاء کرام کیلئے ہر شئ کا علم
مان رہے ہیں۔ ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو شاہ صاحب کو سرکار وہابیت سے کون سا
خطاب دلواتے ہو اور انہیں امام وپیشوا مان کر تقویت الایمانی دربار سے کافر، مشرک، مرتد،
کون سا لقب خود پاتے ہو۔ بینوا توجروا۔

(سوال ششم) انہیں شاہ ولی اللہ صاحب نے اسی فیوض الحرمین میں ولی فرد کے
خصائص سے لکھا کہ وہ تمام نشاۃ عنصری جسمانی پر مستولی ہوتا ہے۔ پھر لکھا کہ یہ استیلا
انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام میں تو ظاہر ہے واما فی غیرھم فمناصب وراثۃ الانبیاء

کالمجددیہ والقطبیۃ وظہور آثارھا واحکامھا والبلوغ الی الحقیقۃ کل علم
وحال یعنی غیر انبیاء میں وراثت انبیاء کے منصب ہیں جیسے مجدد اور قطب ہونا
اور انکے آثار واحکام کا ظاہر ہونا اور ہر علم وحال کی حقیقت کو پہونچ جانا کیوں وہابیو
دیوبندیو غیر مقلدو ماکان ومایکون وعلوم خمس میں سے شاہ صاحب نے کیا باقی چھوڑا
جو ولی فرد کے لئے ثابت نہ کیا۔ بولو بولو تمہارے ناپاک دھرم میں شاہ صاحب کافر،
مشرک، مرتد ہوئے یا نہیں۔ اور تم سب انھیں صوفی، عالم، محدث، ولی اللہ مان کر
خود بھی کافر، مشرک، مرتد، ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال ہفتم) یہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسی فیوض الحرمین تقریر
مذکور وتفصیل وقالو فرد کے بعد فرماتے ہیں۔ بعد ذالک کله جبلت نفسه نفسًا
قدسیۃ لا یشغلھا شان عن شان ولا یاتی علیہ حال من الاحوال الی التجرد
الی النقطۃ الکلیۃ الا وھو خبیر بھا الآن وانما الآتی تفصیل لاجمال یعنی اور
اس سب کے بعد بات یہ ہے کہ فرد کا نفس اصل پیدائش میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے
ایک بات دوسرے سے غافل نہیں کرتی۔ (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں دوسری
چیز کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب ہر شئ پر ہر وقت اسکی نگاہ ایک سی رہتی ہے) اور
اب سے لیکر اسوقت تک کہ وہ سب سے جدا ہو کر مرکز عام سے جا ملے یعنی وقت وفات
تک جو کچھ حال اس پر آنیوالا ہے اس سب کی اس وقت اسے خبر ہے وہ جو آئیگا اجمال
کی تفصیل ہی ہوگا۔ ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو جلد اپنی لال کتاب لیکر دوڑو
تقویت الایمانی شرک وکفر کی تسبیح پڑھو۔ بولو بولو دل کھول کر کہہ ڈالو۔ شاہ ولی اللہ صاحب
تمہارے دھرم میں کافر مشرک مرتد ہیں یا نہیں۔ اور انھیں مسلمان باایمان مان کر تم
سب بھی کافر، مشرک، مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال ہشتم) حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی سورہ جن میں فرماتے ہیں مطلع نمی کنند بر غیب خاص

خواہیچ کس را بوجہے کہ رفع تلبس واشتباہ وخطائے کلی دراں اطلاع باشد مگر کسے را کہ
پسندمی کندو آں کس رسول باشد خواہ از جنس ملک وخواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد
علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اظہار بر غیوب خاصہ خودمی فرماید۔ یعنی اللہ عزوجل اپنے خاص غیب
پر کسی کو اس طرح مطلع نہیں فرماتا کہ بغیر کسی شک وشبہ وخطا کے بالیقین تفصیل اطلاع
اسے ہو جائے مگر وہ شخص جسے اللہ پسند فرمالے اور وہ رسول بھی ہو خواہ فرشتوں میں
سے ہو یا انسانوں میں سے جیسے حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ و
سلم اس رسول کو اپنے خاص غیبوں پر مسلط فرمادیتا ہے۔ ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو
غیر مقلدو تمہارا دہری معبود تو بس اتنی شان رکھتا ہے کہ آسمان کے تاروں کی تعداد
معلوم کرلے یا کسی پیڑ کے پتے گن دے۔ دیکھو حضرت شاہ صاحب حضور صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وعلی آلہ وسلم کیلئے اللہ عزوجل کے غیوب خاصہ پر مسلط ہونا مان رہے ہیں۔ بولو اور جلد
بولو تمہارے دھرم میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور
انھیں مسلمان بلکہ اپنا دینی پیشوا مان کر تم سب بھی کافر، مشرک، مرتد ہوئے
یا نہیں۔ بینوا، توجروا۔

(سوال نہم) یہی حضرت مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی اسی تفسیر سورۃ
جن میں فرماتے ہیں اطلاع بر لوح محفوظ بمطالعہ ودیدن نقوش نیز از بعضے اولیاء بتواتر
منقول است یعنی لوح محفوظ پر مطلع ہونا اوسے دیکھنا اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا
مطالعہ کرنا بھی بعض اولیاء سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے اب یہ قرآن عظیم سے پوچھیے
کہ لوح محفوظ میں کیا ہے۔ فرماتا ہے۔ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ٥
یعنی ہم نے ہر چیز کو لوح محفوظ میں جمع کردیا ہے۔ لَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا
فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ٥ یعنی ذرہ سے چھوٹی اور بڑی چیز کوئی ایسی نہیں جو لوح محفوظ میں نہ ہو
اور فرماتا ہے۔ لَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ٥ یعنی کوئی تر یا خشک چیز ایسی
نہیں جو لوح محفوظ میں نہ ہو اور فرماتا ہے كُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ٥ یعنی ہر چھوٹی اور

بڑی چیز لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے اور فرماتا ہے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ٥ یعنی زمین وآسمان کے سب غیب لوح محفوظ
میں لکھے ہوئے ہیں۔ بحمدہٖ تعالیٰ قرآن کریم کی ان آیات کریمہ نے صاف فرمادیا
کہ ایک علم قیامت کیا علوم خمس درکنار تمام ماکان ومایکون روز اول سے جو کچھ
ہوا اور روز آخر تک جو کچھ ہوگا سب ظاہر وباطن ہر خشک وتر صغیر وکبیر تمام غیب
وشہادت اور علوم خمس کا ذرہ ذرہ تفصیلاً قلم قدرت نے لوح محفوظ میں لکھدیا ہے
ہاں ہاں وہابی صاحبو دیوبندیو غیر مقلدو تمہارے تقویت الایمانی دھرم پر حضرت شاہ
صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام
اُن کے غلامانِ غلام اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کیلئے ماکان ومایکون وعلوم
خمس وغیرہ جملہ مکتوبات قلم وتمام مکنونات لوح کا علم ومشاہدہ تواتر سے ثابت مان کر
کافر مرتد ابوجہل کے برابر مشرک ہیں یا نہیں اور انہیں امام وپیشوا ومقتدا مان کر تم
سب لوگ بھی کافر مرتد ابوجہل سے بدتر مشرک ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال دہم) یہی حضرت مولنا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی تفسیر
عزیزی پارہ سیقول میں فرماتے ہیں وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وباشد
رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع ست بنورِ نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام
درجہ از دینِ من رسیدہ وحقیقت ایمانِ او چیست وحجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است
کدام ست پس اومی شناسد گناہان شمارا ودرجات ایمانِ شمارا واعمال نیک وبد شمارا
واخلاص ونفاق شمارا لہٰذا شہادت او در دنیا وآخرت بحکم شرع درحق است مقبول و
واجب العمل ست۔ یعنی تمہارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تم پر گواہ ہوں گے
کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نبوت کے نور کے سبب اپنے دین
پر ہر چلنے والے کے رتبہ سے واقف ہیں کہ حضور کے دین میں اُسکا کتنا درجہ ہے اور
اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور جس پردے کے سبب وہ ترقی سے رک گیا ہے

وہ کونسا حجاب ہے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تم سب کے گناہوں کو پہچانتے ہیں اور تم سب کے ایمان کے درجوں کو جانتے ہیں اور تمہارے تمام اچھے برے کاموں سے واقف ہیں اور تمہارے اخلاص اور نفاق پر مطلع ہیں کہ تم میں جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمانوں کے سے تمام اعمال کرتا ہے تو آیا دل سے مسلمان ہے یا فقط ظاہر میں مسلمان بنتا ہے اور دل میں منافق ہے اس لیے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی گواہی دنیا و آخرت میں بحکم شرع امت کے حق میں مقبول اور اوسپر عمل واجب ہے ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو! اپنی لال کتاب تقویۃ الایمان لیکر دوڑیو، کافر کافر مشرک مشرک کی تسبیح بجائیو، تقویۃ الایمان کی کفری عبارتیں سُنائیو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خدا کی عطا سے بھی ان باتوں کا علم ماننا شرک ہے، برادران اہلسنت ملاحظہ فرمائیے حضرت شاہ صاحب نے اُس دُکھیاری، اللہ کی ماری، رسولوں کی للکاری، غوث اعظم کی دھتکاری، خواجہ غریب نواز کی پھٹکاری، تقویۃ الایمان بے چاری، پر ذرا ترس نہ کھایا، اپنا نیزہ خارا شگاف اس پر ایسا چلایا کہ اس کے حلق تک پہونچایا جس سے تلملا کر اوندھی ہوگئی روتے روتے اندھی ہوگئی، ذرا غور فرمائیے سُنیئے حضرت شاہ صاحب تقویۃ الایمانی دھرم پر کیسے دھوم دھامی شرکی بول بول رہے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہر مسلمان کے ایمان کے درجے سے واقف ہیں، ہر مسلمان کے ایمان کی حقیقت سے آگاہ ہیں، ہر شخص کو ترقی سے رُک جانے کا جو سبب پیش آتا ہے اُس کی خبر رکھتے ہیں ہر اُمتی کے تمام گناہوں کو جانتے ہیں بلکہ ہر اُمتی کے تمام اچھے بُرے کاموں سے خبردار ہیں بلکہ ہر شخص کے دلی حالات پر مطلع ہیں کہ فلانے کے دل میں ایمان نہیں صرف ظاہر میں مسلمان کہلاتا ہے اور فلانے ظاہر و باطن میں مسلمان ہیں یہ کتنے ڈبل ڈبل شرکوں کے سات پہاڑ حضرت شاہ صاحب نے تقویۃ الایمان کی ننھی سی جان پر ڈھا دیئے ہاں گنگوہی و انبٹھی صاحب اپنی براہین لیکر اپنے مفر کی راہ

نکالو تمہارا شرک تو فقط مجلس نکاح کا علم ماننے پر اوچھلا تھا یہاں تو شاہ صاحب نے تمام اُمتیوں کے تمام اچھے برے افعال کی اطلاع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لیے مان کر براہین کے گلے پر تیز چھری پھیر دی ہاں راندیری صاحبو اور کاکوری والے ملکی شیخ جی مبلغ وہابیہ اڈیٹر النجم اور مسٹر ثناء اللہ اور دیوبند کے مفتیو اور ہاں جناب تھانوی جی! تم سب کی وہ ناپاک تحریریں تحفۂ ثانی و ازالۃ الریب و اہلحدیث کا مذہب و فتوائے علم غیب و بہشتی زیور سب کو شاہ صاحب نے تہ تیغ بید ریغ فرما کر جہنم کے گھاٹ اتار دیا یا نہیں؟ ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو! تقیہ کے گھونگھٹ میں مکھڑے نہ چھپاؤ فرماؤ اور بہت جلد فرماؤ حضرت شاہ صاحب تمہارے دھرم میں کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور انہیں اپنا امام اور پیشوا مان کر تم سب بھی اپنے ہی مونھ کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا

(سوال یازدہم) تمام وہابیو دیوبندیو غیر مقلدوں کے امام و پیر طائفہ جسم خانۂ وہابیت کے طاغوتِ اکبر میکدہ نجدیت کے پیر مغاں جناب مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب صراط مستقیم مطبع قیومی صفحہ ا پر فرماتے ہیں دریں حالت اطلاع بر امکنۂ افلاک و سیر بعضے مقامات زمیں کہ دور و دراز از جائے وے بود بطور کشف حاصل می آید یعنی توحید صفاتی کے مقام پر پہونچ کر آسمانوں کے مکانوں پر اطلاع اور زمین کے اُن مقام کی سَیر جو اسکی جگہ سے دور و دراز ہیں بطور کشف حاصل ہوگی و آں کشف مطابق می باشد یعنی اُسکا وہ کشف واقع کے مطابق بالکل درست ہوتا ہے صفحہ ۱۰۳ پر فرماتے ہیں برائے انکشافِ حالاتِ سموات و ملاقات ارواح و ملائکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آں مقام و دریافت امکنۂ آں جا و انکشافِ امرے از لوح محفوظ یا حی یا قیوم است۔ یعنی آسمانوں کے حالات معلوم کرنا اور روحوں اور فرشتوں سے ملاقات کرنا اور جنت و دوزخ کی سَیر کرنا اور اس مقام کی حقیقتوں سے خبردار ہونا اور وہاں کے مکانوں سے آگاہ ہونا اور لوح محفوظ میں سے کسی بات کا دریافت کرنا

اس سب کاموں کیلئے یا حی یا قیوم کا ذکر ہے صفحہ ۱۰ پر فرماتے ہیں روح درمیان
ہر دو اسم ماند روح را بالائے عرش رساند و در آں جا رسیدہ توقف نمودہ سیر دور
نماید دور سیر و دور مختار است بالائے عرش نماید یا زیر آں و در مواضع آسمان نماید یا
بقاع زمین ان دونوں اسموں کے بیچ میں رہے روح کو عرش کے اوپر پہنچائے او
وہاں پہنچ کر ٹھہرے اور گھومے پھرے اور گھومنے پھرنے میں مختار ہے عرش کے
اوپر سیر کرے یا اوسکے نیچے آسمانوں میں پھرے یا زمین کے مقامات میں، اسی صفحہ
پر لکھا برائے کشف قبور سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح مقرر است یعنی
قبروں کے حالات معلوم کرنے کے لیے سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ
مقرر ہے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں برائے کشف ارواح و ملائکہ و مقامات آنہا و سیر امکنہ
زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر لوح محفوظ شغل دورہ کند یعنی روحوں اور فرشتوں
اور مقامات کے حالات دیکھنے اور زمین و آسمان و جنت و دوزخ کے مکانوں کی سیر
کرنے اور لوح محفوظ پر مطلع ہونے کے لیے شغل دورہ کرے پس باستعانت ہمان
شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و جنت و دوزخ خواہد متوجہ شدہ سیر آں مقام نماید
و احوال آں جا دریافت کند و با اہل آں مقام ملاقات سازد یعنی اسی ذکر کی مدد سے
زمین و آسمان جنت و دوزخ کے جس مقام کی چاہے اوسطرف متوجہ ہو کر وہاں کی سیر
کرے اور وہاں کے حالات معلوم کرے اور وہاں کے لوگوں سے ملاقات کرے" اسی صفحہ
پر لکھتے ہیں برائے کشف وقائع آئندہ اکابر این طریقہ طرق متعددہ نوشتہ اند" یعنی آئندہ
ہونے والے واقعات معلوم کرنے کے لیے اس طریقہ کے بزرگوں نے کئی طریقے لکھے
ہیں صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں آں عزیز باوجود وجاہت عند اللہ کامل النفس قوی التاثیر
صاحب کشفِ صحیح باشد یعنی پیر کا وہ مرید اللہ کے نزدیک عزت و وجاہت والا ہونے
کے ساتھ کامل نفس اور قوی تاثیر صحیح کشف والا ہوتا ہے صفحہ ۱۵ و ۱۰۱ پر اپنے
پیر جی کی شان میں لکھتے ہیں امثال ایں وقائع و اشباہ ایں معالات صدہا در پیش آمد

تا ایں کہ کمالات طریق نبوت بذروۂ علیائے خود رسید و الہام و کشف بعلوم حکمت انجامید
یعنی اس قسم کے واقعات اور اس طرح کے معاملات سیکڑوں پیش آئے یہانتک
کہ نبوت کے راستے کے کمالات اپنی انتہائی حد کو پہونچ گئے اور علوم حکمت[1] کا کشف
والہام پورا ہو گیا۔ ان دس شرکیات ہیں صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا
کہ اولیا کو زمین کے دور دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں، بلکہ زمین کیا آسمانوں کے
مکانات اور ملائکہ و ارواح اور ان کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبروں کے اندر
کا حال اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش و فرش سب میں
اون کی رسائی ہوتی ہے حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار
سے زمین و آسمان میں جہاں کا حال چاہیں دریافت کر لیں اور ان سب باتوں کو
حاصل کرنے کے طریقے خود ہی میاں اسمٰعیل جی بتا رہے ہیں کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل
جائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے۔ سبحٰن اللہ وہاں تو پیر جی کے ایک ایک
مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ حتی کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ
و عرش اعظم غرض زمین تلوک روشن تھے عرش و فرش میں ہر جگہ کے کمالات کو جان
لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پیر جی کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب
باتیں روشن ہو جائیں گی۔ مگر معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کی انجانی یہانتک ہے کہ آسمان کے تارے تو در کنار کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان
لیں اگر کوئی انھیں یہ کہدے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو اس
نے انھیں اللہ کی شان میں ملا دیا دہاں تو بندگی کو وہ وسعت تھی یہاں آکر خدائی ایسی
تنگ ہو گئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہ گئی حق فرمایا حق عزوجل نے وَمَا قَدَرُوا
اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی یہاں اگر کوئی عیار مکار وہابی

---

[1] امام الوہابیہ اپنے پیر جی کے لئے وحی باطنی اور عصمت اور بعینہٖ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا علم ثابت کرتا ہے اور مسلمانوں کے ڈر سے اس کو نبوت نہیں کہتا بلکہ اوسنے اس مرتبہ کا نام حکمت رکھا ہے دیکھو اسی صراط مستقیم کا صفحہ ۲۲ و ۲۳ یہاں حکمت سے اوس کی یہی مراد ہے ۱۲

دیوبندی یوں اندھیری ڈالنی چاہے کہ صاحب مولوی اسمٰعیل نے اپنے پیر اور اس کے مریدوں کیلئے صرف کشف مانا ہے علم غیب ثابت نہیں کیا تو اسکا جواب اوّلاً تو یہی ہے کہ مطلب تو ان باتوں سے ہے جن کا عطائی علم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ماننا تقویت الایمانی دھرم پر شرک ہے اور خود ان سے بدرجہا زائد پیر جی اور ان کے مریدوں کے لئے ثابت مانے جا رہے ہیں تم اُسے علم غیب نہ کہو انکشاف غیب کہو بات تو وہی ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ماننا شرک اور پیر جی اور اسکے مریدوں کے لئے ان سے بدرجہا زائد ماننا اسمٰعیل جی کو آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک ثانیاً وہ دیکھو تقویت الایمان بیچاری دو سے کھڑی اونگلی دکھا رہی ہے کہ اون ہوں میرے نزدیک کشف کا دعویٰ کرنے والا بھی مشرک ہے میرے اکلوتے امام الوہابیہ نے اگرچہ اپنے پیر کے لئے علم غیب کا لفظ نہ کہا صرف کشف کا دعویٰ کیا مگر میرا چہیتا میری آغوشِ شرک سے کیونکر نکل سکتا ہے (تقویت الایمان کی عبارت نمبری ۲۷ پھر ملاحظہ ہو) نیز براہین قاطعہ کی عبارتیں اوپر گذریں کہ گنگوہی جی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے فقط مجلس نکاح کی اطلاع ہو جانے کے اعتقاد کو شرک کہا ہے صرف اتنی سی بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اوسکی اطلاع ہو جائے علم محیط زمین ٹھہرا دیا پھر اُسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبود ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکم شرک پھنٹا دیا اور شرک بھی کیسا جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں پھر قبروں کے اندر کے حالات آئندہ کے واقعات ملائکہ وارواح کے مقامات زمین وآسمان وجنت ودوزخ کے مکانات لوح محفوظ وعرش اعظم کا علم تو زمین کے علم محیط سے کروڑہا درجوں بڑا ہے پھر اگر مجلس نکاح ومحفل میلاد سے ان علوم کا مقابلہ کیا جائے تو کیا پوچھنا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے مجلس نکاح ومحفل میلاد کی اطلاع ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصہ کافر تھا تو اپنے پیر کے لیے ان علوم متکاثرہ

کا ماننے والا پدموں سنکھوں کافروں کے برابر ایک کافر ہوگا۔ پھر گنگوہی جی کا شرک تو مجالس میلاد ونکاح کا علم ماننے پر اوچھلا تھا تقویت الایمان نے ایک پیڑ کے پتے ہی جاننے پر شرک اوگل دیا۔ ہاں ہاں وہابیو، دیوبندیو، غیر مقلدو، گنگوہیو، انبیٹھیو، تھانویو، دربھنگیو، اجودھیا باشیو، امرتسریو، دہلویو، کاکورویو، امروہیو، سنبھلیو، رانڈیریو، ڈابھیلیو، تاراپوریو، مالیگانویو، سب کے سب ایک ذرا دیر جی کڑا کر کے آنکھیں میچ کر مُنھ پھاڑ کر ایک بار تو کہہ ڈالو کہ اسمٰعیل دہلوی ہزاروں لاکھوں کروڑوں پدموں سنکھوں ڈبل کافروں مشرکوں کے برابر ایک اکیلا ڈبل کافر مشرک مرتد ہے یا نہیں۔ اور تم سب کے سب بھی بولو کہ اوسے امام ومقتدا وپیشوا مان کر لاکھوں کروڑوں ڈبل کافروں مشرکوں کے برابر تم میں سے ہر ایک ڈبل کافر مشرک مرتد ہوا یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال دوازدہم) حضرت سیدنا ومولانا جلال الملۃ والدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ قرآن در زبان پہلوی یعنی مثنوی معنوی میں فرماتے ہیں ؎

لوحِ محفوظ است پیش اولیا   آنچہ محفوظ است محفوظ از خطا

یعنی اولیائے کرام کی نظر کے سامنے لوح محفوظ ہے اسی لیئے اون کا علم غلطی اور خطا سے محفوظ ہے۔ اور فرماتے ہیں ؎

دستِ پیر از غائباں کوتاہ نیست   دستِ او جز قبضۂ اللہ نیست

یعنی پیر کا ہاتھ غائبوں سے دور نہیں ہے کیونکہ اون کا ہاتھ اللہ ہی کا ہاتھ ہے اور فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ؎

گرچہ بر غیبے خدا مارا نمود   دل دراں لحظہ بخود مشغول بود

یعنی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر غیب دکھا دیا مگر اوسوقت میرا دل اپنی طرف مشغول تھا یعنی سیر انفسی فرما رہا تھا اور دوسرا نسخہ یوں ہے "دل دراں لحظہ بخود مشغول بود" یعنی اوس وقت میرا قلب مبارک مشاہدہ جمال الٰہی میں مستغرق ومشغول تھا اسیطرح

اگر مثنوی شریف کے تمام اشعار جمع کیے جائیں جنمیں حضرت مولنا رومی رحمۃ
اللہ علیہ نے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام بلکہ اون کے غلامان بارگاہ اولیائے
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے علم غیب ثابت فرمایا ہے تو ایک طویل دفتر ہو جائے
ہمیں چونکہ اختصار منظور ہے اس لیئے ان تین شعروں پر اکتفا مناسب ہے
ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو! بولو بولو حضرت مولنا رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ کو تم کافر
مشرک مرتد کیا کہتے ہو۔ ہاں! ہاں! حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کافر مشرک
کہتے تمہیں کیا لگے گا وہابی دھرم کا اصل الاصول ہی یہ ہے کہ دنیا بھر میں صرف وہی
ڈھائی آدمی مسلمان ہیں اور باقی اگلے پچھلے سب کافر مشرک وَالعِیَاذُ بِاللّٰہِ تعالیٰ
مگر غضب کی قیامت تو یہ ہے کہ سارے دیوبندیو بالخصوص قاسم نانوتوی رشید احمد
گنگوہی خلیل احمد انبیٹھی اشرف علی تھانوی سب کے پیر و مرشد جناب حاجی
امداد اللہ صاحب بھی مثنوی شریف کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور اسکے سارے
مضامین کو حق جانتے ہیں۔ عمر بھر مثنوی شریف کا درس دیتے رہے اور اپنے
مریدوں کو وصیت کی کہ مثنوی شریف اپنے ساتھ رکھا کریں فرماتے ہیں مثنوی
شریف حضرت مولنا قدس سرہٗ و کیمیائے سعادت حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ لیکر گوشہ نشینی اختیار کرے اور اختلاط مردمان ناجنس سے پرہیز کرے اور
فقیر (یعنی حاجی امداد اللہ) نے اپنی عادت کر لی ہے کہ سفر و حضر میں کلام شریف
و دلائل الخیرات و مثنوی معنوی حضرت مولنا کو ضرور پاس رکھتا ہوں (دیکھو شمائم امدادیہ
مطبوعہ قیومی پریس لکھنؤ مصدقہ اشرف علی تھانوی ص ۴۸) اب ذرا وہابیت عیارہ
کمسن طرارہ نوخیز خام پارہ کے ننھے سے اوچھلتے ہوئے کلیجہ پر ہاتھ دھر کر بول دو
کہ حاجی امداد اللہ صاحب ایسے شرکوں پر راضی رہکر اون کی طرف دوسروں
کو رغبت دلا کر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور ان کے مرید بن کر انہیں اپنا
پیر بنا کر نانوتوی گنگوہی انبیٹھوی تھانوی، اور سارے کے سارے وہابیہ دیوبند

کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔
(سوال سیزدہم) گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی، اور تمام دیوبندیوں کے آقائے نعمت
و شیخ طریقت و پیر و مرشد و مرجع و مفزع و ملجا و ماوٰی یہی جناب حاجی امداد اللہ
صاحب فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیا کو نہیں ہے میں کہتا
ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبیات کا ان کو
ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ و حضرت
عائشہ کے معاملات سے خبر نہ تھی اسکو دلیل اپنے دعوی کی سمجھتے ہیں یہ غلط
ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے (یعنی اسوقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے توجہ نہیں فرمائی اس لیئے اوس وقت اون خاص واقعات
کا علم نہ ہوا توجہ فرماتے تو ضرور علم حاصل ہو جاتا) شمائم امدادیہ صفحہ ۱۱۵ ہاں
ہاں سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو سب کے سب ایک
سرے سے بول چلو تقویت الایمانی دھرم پر اور براہین گنگوہی کے فتوے
سے حاجی امداد اللہ صاحب اولیا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے لیئے علم غیب
مان کر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور ایسے مشرک کے مرید بن کر نانوتوی
گنگوہی تھانوی انبیٹھی بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور ایسے مشرکوں کو
حکیم الامۃ حامی سنت ناصر ملت ماحی بدعت یا امام و پیشوا و مقتدا یا کم از کم مسلمان
مان کر تم سب وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں. بینوا توجروا
(وہابی گورکھ دھندا) حاجی صاحب کا قول تو ابھی آپ سن چکے کہ اہل حق جس
طرف نظر کرتے ہیں غیوب کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حضرت ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے واقعہ افک میں تفصیلی اطلاع نہ ہوئی اسکی وجہ یہ تھی کہ سرکار عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسطرف توجہ ہی نہیں فرمائی ورنہ محبوبان خدا

تو جس طرف نظر فرماتے ہیں غیوب کا مشاہدہ فرماتے ہیں" یہ تو پیر جی کا قول تھا اب مرید تھانوی جی کی لیجئے تھانوی جی حفظ الایمان صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں بہت سے امور میں آپ کا خاص اہتمام سے توجہ فرمانا بلکہ فکر و پریشانی میں واقع ہونا اور باوجود اس کے پھر مخفی رہنا ثابت ہے قصۂ افک میں آپ کی تفتیش اور استکشاف بابلغ وجوہ صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک ماہ کے وحی کے ذریعہ سے اطمینان ہوا ہمارے نزدیک اگرچہ پیر جی کا جواب بھی صحیح نہیں اسکا جواب باصواب حضرت سیدی واستاذی صدر الافاضل استاذ العلماء امام المتکلمین سید المناظرین مولنا مولوی حافظ مفتی محمد نعیم الدین صاحب قبلہ فاضل مرادآبادی دام ظلہم العالی نے اپنی کتاب مسطاب الکلمۃ العلیا میں افادہ فرمایا من شاء فلیراجعہ۔ مگر کہنا تو یہ ہے کہ پیر جی تو یہ کہتے ہیں کہ واقعہ افک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے توجہ نہیں فرمائی اسلیئے علم نہیں ہوا توجہ فرماتے تو ضرور علم ہو جاتا اور مرید صاحب یوں کہتے ہیں کہ واقعہ افک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پوری توجہ فرمائی پھر بھی علم نہوا اب اگر تھانوی جی سچے ہیں تو حاجی صاحب جھوٹے اور حاجی صاحب اگر سچے ہیں تو تھانوی جی جھوٹے کیوں دیوبندی وہابیو! یہ گورکھ دھندا کیونکر حل ہوگا بینوا توجروا۔

(سوال چہاردہم) تثلیث دیوبندیت کے اقنوم اول جناب مولوی قاسم صاحب نانوتوی اپنی تحذیر الناس صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علوم رسول اللہ صلعم[1] میں مجتمع ہیں ہاں وہابیو دیوبندیو

[1] ہم سُنی مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

بولو علوم اولین وآخرین میں علوم ماکان ومایکون وعلوم خمس سب آگئے یا نہیں نانوتوی جی یہ تمام علوم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے لیے ثابت مان کر تفویت الایمانی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور انہیں قاسم العلوم والخیرات و امام ومقتدا و پیشوا مان کر تم سب بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا

(سوال پانزدھم) یہی نانوتوی جی اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں جس کی مربی صفت العلم ہو جو علم مطلق ہے مثل ابصار و اسماع علم خاص و قسم خاص نہیں تو لاجرم فرد تربیت یافتہ اعنی ذات محمدی صلعم[2] بھی علم مطلق میں صاحب کمال ہوگی اور ظاہر ہے کہ مطلق میں تمام حصص خاصہ جو مقیدات میں ہوتے ہیں مندرج ہوتے ہیں سو یہ بعینہ مضمون عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ الخ ہے ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو! دیوبندیو! غیر مقلدو دیکھو نانوتوی جی نے کیسا صاف کہا کہ ذات محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو علم مطلق کے تمام حصص خاصہ سب حاصل ہو گئے بولو وہابیو! علوم ماکان ومایکون وعلوم خمس کا کون سا ذرہ رہ گیا جو نانوتوی جی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیئے ثابت نہ کیا ارے بولو اور فوراً سے پیشتر بولو کہ تفویت الایمانی دھرم دیر اپنی دھرم پر اور کاکوروی ورانديری وکفایتی فتوؤں کی بناپر نانوتوی جی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور انھیں امام و پیشوا ومقتدا یا مسلمان مان کر تم سب وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں، بینوا توجروا۔

(سوال شانزدہم) یہی نانوتوی جی اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۱۰ پر فرماتے ہیں اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کو بعد لحاظ صلہ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کے دیکھیے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلعم[2] کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ اون کی جانوں کو بھی اون کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اَوْلٰی بمعنے

[1] [2] ہم مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ ۱۲ ....

اقرب ہے ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین اپنے
پر پرزے جھاڑ کر بولو نانوتوی جی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کو ہر ہر امتی سے اوسکی جان سے زائد نزدیک بتایا اور اسی مضمون کو آیت سے
ثابت فرمایا اور بحمدہ تعالیٰ یہ امت مرحومہ اقطار عالم اور اکناف جہاں اور دنیا کے
چپہ چپہ اور گوشہ گوشہ میں پھیلی ہوئی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کا کوئی امتی کہیں بھی ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اوس
سے اوسکی جان سے زیادہ قریب ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
پر ایمان لانے والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے امتی بہت
سے جنات بھی ہیں اور زمین وآسمان وسدرۃ المنتہیٰ وعرش ومستویٰ وغیرہ کے
رہنے والے تمام فرشتے سب کے سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کے امتی ہیں اور فرشتوں سے زمین وآسمان کا کوئی حصہ کوئی مقام خالی نہیں اور
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے ہر امتی سے اوسکی جان سے زیادہ
قریب ہیں تو نانوتوی جی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو زمین
وآسمان عرش وفرش بیت المعمور سدرۃ المنتہیٰ ومستویٰ کے ہر ہر مقام میں
ہر جگہ پر ہر وقت ہر زمان ہر آن ہر مکان میں حاضر ناظر مانا یا نہیں اور تقویت
الایمانی وگنگوہی وتھانوی وکاکوروی وراندیری وکفایتی دھرم پر نانوتوی جی
لاکھوں کروروں پدموں سنکھوں کافروں مشرکوں مرتدوں کے برابر تنہا
کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور انہیں امام وپیشوا ومقتدا یا مسلمان مان کر
تم سب کے سب بھی ویسے ہی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔
(سوال ہفدہم) یہی نانوتوی جی اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۱۳ پر فرماتے ہیں
اقربیت مذکورہ کا ما بین رسول اللہ صلعم[1] وامت مرحومہ ہونا بایں طور کہ آپ

---

[1] ہم مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ۱۲ ....

اقرب الی الامۃ المرحومۃ من انفسہم ہوں ضرور ہے ہاں ہاں سارے کے
سارے وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو بولو نانوتوی جی دوبارہ حضور اقدس صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حاضر وناظر کہہ کر دوبارہ ویسے ہی کافر مشرک
مرتد ہوئے یا نہیں اور انھیں امام وپیشوا ومقتدا ان کر تم سب بھی ویسے ہی
کافر مشرک ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا
(سوال ہیجدہم) نانوتوی جی کی تحذیر الناس کے مطالعہ سے بالکل روشن
طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نانوتوی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم کے کمالات کو ذاتی اور دوسرے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے
کمالات کو عرضی مانتے ہیں صفحہ ۳ پر کہا موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات
پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب
ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جسکا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا
لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا، صفحہ ۴ پر
کہا آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف
بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپکی نبوت کسی اور کا
فیض نہیں الحمد للہ ہم مسلمان تو تمام کمالات ذاتیہ حتی کہ وجود ذاتی بھی عزوجل ہی
کے لیے خاص مانتے ہیں اور غیر خدا کے لیئے کسی کمال ذاتی کا اثبات کفر وشرک
جانتے ہیں اور اولیا وانبیا حتی کہ خود سید الانبیا علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے
لیئے جو کچھ کمالات ثابت کرتے ہیں اون سب کو بالعرض یعنی اللہ تعالیٰ کی
عطا سے مانتے ہیں وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ مگر نانوتوی جی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نبی بالذات اور دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو نبی بالعرض
کہا اسی معنی پر صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں عالم حقیقی رسول اللہ صلعم[1] ہیں اور انبیاء باقی اور اولیا

---

[1] ہم سنی مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

اور علمائے گزشتہ و مستقبل اگر عالم ہیں تو بالعرض ہیں بالعرض کے مقابل حقیقی کا
لفظ بولنے سے ثابت ہو گیا کہ نانوتوی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کے لیے علم ذاتی مانتے ہیں ہاں ہاں تمام وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو
نانوتوی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم ذاتی مان کر کافر مشرک
مرتد ہوئے یا نہیں اور انھیں قاسم العلوم والخیرات اور اپنا پیشوا و مقتدا یا کم از کم
مسلمان مان کر تم سب خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا

(سوال نوزدہم) یہی نانوتوی جی اپنی تحذیر الناس کے صفحہ ۸ پر فرماتے ہیں
ایسے نبی جامع العلوم کے لیے ایسی ہی جامع کتاب چاہیئے تھی تا کہ علوِ مراتب نبوت
جو لاجرم علوِ مراتب علمی ہے چنانچہ معروض ہو چکا میسر آئے ورنہ علوِ مراتب نبوت
بیشک ایک قول دروغ اور حکایت غلط ہوتی اس عبارت میں نانوتوی جی نے صاف
قبول دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جامع العلوم یعنی تمام علموں
کو جمع فرما لینے والے ہیں اور قرآن عظیم بھی تمام علموں کی جامع کتاب ہے ہر علم
کا بیان قرآن پاک میں موجود ہے اور ہر علم کے جاننے والے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام علوم کے جاننے
والے نہ ہوتے اور قرآن کریم میں تمام علوم کا بیان نہ ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تمام نبیوں سے اعلیٰ و افضل ہونا غلط ہو جاتا۔ کہاں ہیں وہ متکلمین
وہابیہ و مناظرین دیوبند جو یہ کہا کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ
وسلم کو شعر و سحر وغیرہ باتوں کا علم نہ تھا دیکھو کاکوروی کی کتاب فتح حقانی صفحہ ۱۷، آئیں
اور دیکھیں کہ نانوتوی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تمام علوم کا جاننے والا اور قرآن حکیم کو تمام
علوم کا بیان فرمانے والا بتا رہے ہیں۔ ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو بولو نانوتوی
جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ماکان و مایکون و خمس وغیرہا تمام
علموں کا جاننے والا کہکر تقویت الایمانی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں

اور انھیں امام و پیشوا و مقتدا مان کر یا کم از کم مسلمان جان کر تم سب بھی کافر
مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔

(سوال بستم) یہی نانوتوی جی اپنی کتاب فیوض قاسمیہ مطبوعہ بلالی اسٹیم پریس
ساڈھورہ ضلع انبالہ صفحہ ۴۲ پر فرماتے ہیں جناب سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ
الصلوات والتسلیمات ہر چند بشر تھے مگر خیر البشر خدا کے منظور نظر تھے خداوند کریم
نے اپنے سب کمالوں سے حصہ کامل اُنکو عنایت فرمایا تھا منجملہ کمالاتِ علم جو
اول درجہ کا کمال ہے اپنے ہی علم میں سے اُن کو مرحمت کیا چنانچہ مَا یَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى اس دعوے کیلئے دلیل کامل ہے اس صورت میں
آپ کا علم وہ خدا ہی کا علم ہوا اور آپ کا کہا وہ خدا ہی کا کہا نکلا باقی رہا کسی بات کا
رہ جانا سو سورہ نحل میں اس کلام اللہ کی شان میں تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ یعنی بیان
کرنے والی ہر چیز کی اِدھر اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا بھی اس احکام دین کے باب میں آیا ہے
ملاحظہ ہو نانوتوی جی نے آیۂ اکملت لکم کو احکام دین سے متعلق رکھا اور آیۂ
کریمہ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ کو دین و دنیا کی تمام چیزوں کیلئے عام بتایا جس پر اُن کا لفظ
اِدھر دلالت کر رہا ہے ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو اب نانوتوی جی پر جلدی
سے فتوے جڑ دو دیکھو وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کا علم خدا ہی کا علم ہے اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اجمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم کو تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا بذریعہ قرآن مجید حضور انور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ہر چیز کا روشن بیان فرما دیا بتاؤ اسمیں کون سے ذرہ کا علم
نہ آیا بولو علوم خمس و علوم ماکان و مایکون میں سے کون سے علم کا اللہ عزوجل نے
قرآن کریم میں سے روشن بیان نہ فرمایا جواب دو قرآن شریف کے کس لفظ کا کونسا
مفہوم و مطلب اوس چاہنے والے جل جلالہ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ

وسلم کو نہ سمجھا یا بولو تقویت الایمانی دھرم پر نانوتوی جی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سارے کے سارے بھی اون کو امام و پیشوا یا مسلمان مان کر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال بست ویکم) تثلیث دیوبندیت کے اقنوم ثانی جناب مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب امداد السلوک مطبع بلالی اسٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں مرید بیقین داند کہ روح شیخ مقید بہ یک مکان نیست پس ہر جاکہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور ست اما روحانیت او دور نیست۔ یعنی مرید یقین کے ساتھ جانے کہ پیر کی روح کسی ایک مکان میں مقید نہیں ہے تو مرید دور یا نزدیک کہیں بھی ہو اگرچہ پیر کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روح سے دور نہیں دیکھو گنگوہی جی فرماتے ہیں کہ تمام مریدوں کو یقین رکھنا چاہیئے کہ ہمارے پیر کی روح ہم سے نزدیک ہے تو اگر کسی پیر کے ایک لاکھ مرید ہوں اور وہ دنیا کے ایک لاکھ حصوں میں پھیلے ہوں گنگوہی جی حکم دیتے ہیں کہ وہ لاکھوں مرید یقین رکھیں کہ ہمارا پیر ہم سے قریب ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں یہاں تو گنگوہی جی مریدوں کو حکم دے رہے ہیں کہ اپنے پیر کو اپنے حق میں حاضر و ناظر جانیں ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو تھانویو درбھنگیو کاکوروریو امروہیو سنبھلیو راندیریو تاراپوریو ڈابھیلیو مالیگانویو سب کے سب ایک سرے سے بول چلو گنگوہی جی تقویت الایمانی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم انھیں رشید الاسلام والمسلمین اور اپنا پیشوا و مقتدا یا مسلمان ہی جان کر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔

(سوال بست ودوم) یہی گنگوہی جی اپنی کتاب لطائف رشیدیہ مطبوعہ بلالی اسٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں انبیاء علیہم السلام کو ہر دم

مشاہدۂ امور غیبیہ و تنقیظ و حضور حق تعالیٰ کا رہتا ہے کما قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا اور فرمایا انی اری مالا ترون ملاحظہ ہو گنگوہی جی نے کیسا صاف کہا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہر وقت ہر آن غیب کی باتوں کو مشاہدہ فرماتے ہیں اور عین اسی حالت میں جمال الٰہی کا دیدار ہر زمان و ہر دم انہیں حاصل ہے مشاہدۂ جمال الٰہی انہیں امور غیبیہ کے مطالعہ سے باز نہیں رکھتا اور غیب کی باتوں کا دیکھنا دیدار خداوندی میں کچھ خلل نہیں ڈالتا اور اس مضمون کو حدیث لو تعلمون و حدیث انی اری کا مفاد بتایا کہاں ہیں ملکی شیخ جی مبلغ وہابیہ عبد الشکور کاکوروی ایڈیٹر النجم اور ان کے ہم نوا دوسرے وہابیہ دیوبندیہ جو میدان مناظرہ میں اہلسنت کے کرّے وار دن سے گھبرا کر کہہ بھاگتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو کسی وقت امور غیبیہ کا مشاہدہ ہو جاتا ہے اور کسی وقت اپنے گھر کی انہیں خبر نہیں ہوتی دیکھو کاکوروی کی کتاب فتح حقانی صفحہ ۲۲ آئیں اور سوجھیں گنگوہی جی نے ان کے موہنوں میں کیسا پتھر ٹھونس دیا بولو وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو!!! تقویت الایمانی دھرم پر گنگوہی جی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور انہیں امام و پیشوا مان کر تم سب بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال بست وسوم) گنگوہی و انبیٹھی کی براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ کی عبارت اوپر گذری کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے دیکھو اس ناپاک عبارت میں کیسی صاف تصریح ہے کہ تمام روئے زمین کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیئے ثابت کرنا شرک ہے

تو معلوم ہوا کہ گنگوہی دھرم میں تمام روئے زمین کا علم اللہ عزوجل کی خاص صفت ہے اسی لیے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے تمام روئے زمین کا علم ماننے والا مشرک ہوا کیونکہ شرک اسی کو کہتے ہیں کہ خدا کی خاص صفت کسی مخلوق کے لئے ثابت کی جائے اور اوسی مونھ سے گنگوہی جی نے اسی عبارت میں تمام روئے زمین کا علم شیطان و ملک الموت کے لئے نص سے ثابت مانا ہاں ہاں تمام وہابیو غیر مقلد و دیوبندیو بولو گنگوہی جی و انبیٹھی جی شیطان و ملک الموت کو خدا کا شریک مانکر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب کے سب بھی انہیں اپنا پیشوا و مقتدا یا کم از کم مسلمان مان کر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔

(سوال بست وچہارم) یہی گنگوہی وانبیٹھی اپنی اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں اون اولیاء کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا کہ اون کو یہ حضور وعلم ہوگیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرمادے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اوس پر عقیدہ کیا جاوے ہاں ہاں ہر وہ شخص جسکو ایمان وانصاف کی دولتیں عطا ہوئی ہیں ملاحظہ کرے کہ گنگوہی وانبیٹھی نے اولیا کے لیے تو کشف تسلیم کر لیا اور حضور سید الانبیا و مالک ارواح الاولیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے صاف کہدیا کہ ہو تو سکتا ہے مگر ہے نہیں کس قدر شرم کی بات ہے کہ جو علوم اولیا کے لئے تسلیم کر لیئے وہی علوم انبیا اور انہیں سے سید الانبیا علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام کے لیے تسلیم نہیں کیئے یہاں سے اون شیاطین دیوبندیہ ومرتدین وہابیہ بالخصوص ایڈیٹر النجم کاکوروی اور شہاب ثاقب والے شیطان اجودھیا باشی وغیرہ کے مونھوں میں بحمدہ تعالیٰ قہر الٰہی کے پتھر سما گئے جو براہین قاطعہ کی شیطان والی عبارت کفریہ کی تاویل باطل میں یوں بکتے ہیں کہ شیطان کے علوم

ذلیل ہیں اور ذلیل علوم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ماننا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین ہے (دیکھو اجودھیا باشی کی کتاب شہاب ثاقب صفحہ ۱۰۸ اور عبد الشکور کاکوروی کی ناپاک کتاب نصرت آسمانی بر فرقہ رضاخانی صفحہ ۲۴) اولاً علم کوئی ذلیل نہیں ورنہ اون علوم کا خدا کے لیئے ماننا خدا کی توہین ہوگی اور اگر وہابیہ دیوبندیہ اون علوم کو خدا کے لیئے نہ مانیں تو اون کا معبود جاہل ثابت ہوتا ہے ثانیاً براہین قاطعہ میں شیطان کے ساتھ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام کا بھی ذکر ہے کہ شیطان و ملک الموت کے لیے یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کیا دیوبندی دھرم میں سیدنا عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام کے علوم بھی معاذ اللہ ذلیل ہیں ثالثاً ابھی جو عبارت صفحہ ۵۲ کی لکھی گئی اس میں اولیا کے لیے علم کشف وحضور مانا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیئے اسی علم کا انکار کر دیا کیا یہ علم بھی ذلیل ہے کیا یہ عبارت انبیٹھی و گنگوہی کا مستقل کفر نہیں مگر اس سے قطع نظر کر کے ہمیں اس وقت یہ کہنا ہے کہ دیوبندی دھرم میں کسی نبی ولی کے لیئے کشف ماننا شرک ہے ملاحظہ ہو عبارت نمبر ۲۷ ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو غیر مقلد و دیوبندیو بولو گنگوہی وانبیٹھی اولیا کے لیے کشف مان کر تقویۃ الایمانی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور ان کو اپنا امام و پیشوا و مقتدا یا کم از کم مسلمان مان کر تم سب بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔

(سوال بست وپنجم) مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ گنگوہیہ حصہ اول صفحہ ۸۲ پر لکھتے ہیں جو یہ عقیدہ کہ خود بخود آپ کو بدون اطلاع حق تعالیٰ کے علم غیب تھا تو اندیشہ کفر کا ہے کافر کہنے سے زبان روکے اور تاویل کرے۔ ہم مسلمانوں کے نزدیک تو اللہ عزوجل کے تمام کمالات ذاتی ہیں اوس کے سوا کسی دوسرے

کو ذرہ برابر بھی کوئی ذاتی کمال ہرگز حاصل نہیں جو شخص اللہ عزوجل کے سوا کسی دوسرے کے لیئے ذرہ کے کروڑویں حصہ کا علم ذاتی مانے وہ قطعاً یقیناً کافر مشرک مرتد ہے بلکہ جو شخص اوس کے اس قول پر مطلع ہوکر اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو بولو خدائے پاک جل جلالہ کے سوا کسی دوسرے کے لیے ذاتی علم غیب ماننے والا یقینی قطعی کافر مشرک ہے یا نہیں اور جو اسے مسلمان جانے اوس کے لیے صرف کفر کا اندیشہ مانے اوسکو کافر کہنے سے منع کرے اوس کے ملعون کفر کی تاویل کرنے کا حکم دے وہ بھی کافر مشرک مرتد ہے یا نہیں۔ اب بولو تمہارے دھرم گرو گنگوہی جی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور انھیں اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان جان کر تم سب خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

دیوبندی اولجھاؤ مسلمان سنی بھائیو! دیوبندی دھرم بھی اپنے اندر ایسے ایسے اولجھاؤ رکھتا ہے کہ "کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمارا"، ملاحظہ ہو یا تو وہ تقویت الایمانی شورا شوری کہ جو شخص حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لیئے خدا کا عطا فرمایا ہوا علم غیب مانے وہ بھی مشرک یا یہ رشیدی بے نمکی کہ بغیر خدا کے عطا فرمائے ہوئے ذاتی علم غیب ماننے کو بھی گنگوہی جی کفر نہیں کہتے صرف کفر کا اندیشہ بتاتے ہیں ایسے مرتد کو بھی جو اللہ عزوجل کے ذاتی علم غیب میں دوسرے کو شریک مانے کافر نہیں کہتے اوس کے اس کفر ملعون میں تاویل کرنے کا حکم دیتے ہیں کچھ خبر بھی ہے آخر یہ بات کیا ہے۔

جی ہاں ہم سے سنیئے: نوتوی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لیئے ذاتی علم مانتے ہیں (سوال بیجدہم پھر ملاحظہ ہو) یہ انھیں کی حمایت ہے اس فتوی میں اونھیں کو کفر سے بچایا ہے کیونکہ وہ اپنے تھے اپنوں کا زہر ہلاہل بھی شیر مادر اون کا کفر بھی ایمان وہ اگر غیر خدا کے لیئے ذاتی علم غیب بھی مانیں تو نہ ان کا یہ قول

کفر ہے نہ وہ خود کافر ہاں غیر تو بیچارے غربائے اہلسنت کے ائمہ عظام و علمائے کرام ہیں جو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لیئے اللہ عزوجل کا عطا فرمایا ہوا علم غیب ماننے پر بھی سرکار گنگوہیت مدار سے کفر وشرک کا فتویٰ پا چکے۔ پیارے سنی بھائیو! ملاحظہ فرمائیے یہ ہے گنگوھی خانگی شریعت۔ وہاں توحید اتنی تنگ تھی کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لیئے عطائی علم غیب مانے بلکہ جو صرف مجلس میلاد شریف کی اطلاع مانے بلکہ جو فقط کسی نکاح کا علم مانے اوس پر بھی کفر وشرک کا فتوے لگوایا اور اپنوں کیلئے وہی اپنی تنگ وسخت توحید اتنی نرم اور ڈھیلی کرلی کہ جو شخص غیر خدا کے لیے ذاتی علم غیب مانے خدائے واحد قدوس جل جلالہ کے ذاتی علم غیب میں دوسرے کو اس کا شریک جانے وہ بھی کافر نہیں۔ غرض وہابی توحید بھی گویا ربڑ کی بنی ہے جس کی کھول سمیٹ اپنے ہاتھ ہے جس کے لیئے چاہی تنگ اور سخت کرلی کہ کسی بے چارے غریب سنی کا ذکر تک اسمیں نہیں آسکے اور جس کے لیے چاہی نرم اور ڈھیلی کرلی کہ کھلے کافروں مشرکوں کا بھی اسمیں دخول ہو جائے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وہابیو دیوبندیو بولو! تم تقویت الایمان وبراہین گنگوہیہ کے وہ فتوے صحیح مانتے ہو جو اوپر ذکر کیے گیے یا فتاوی گنگوہیہ کا یہ فتویٰ ع۔ بولو دونوں میں کون ہے کذاب بینوا توجروا

(سوال بست وششم) تثلیث دیوبندیت کے اقنوم ثالث حکیم الامۃ المجدد مجدد الملۃ الوہابیہ جناب مولوی اشرف علی تھانوی کی عبارت ملعونہ نمبر ۲۱ میں گزری کہ اگر حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیئے بھی حاصل ہے اس عبارت میں تھانوی جی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا سا علم غیب ہر انسان بلکہ ہر بچہ اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور ہر چار پائے کیلئے ثابت [illegible] غیر مقلدو!

بولو گنگوہی وتقویت الایمانی دھرم پر تھانوی جی بچوں پاگلوں جانوروں کے لئے علم غیب ثابت مان کر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب کے سب بھی اونھیں اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان مان کر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔

(سوال بست و ہفتم) یہی مولوی اشرف علی تھانوی ملفوظاتِ حسن العزیز صفحہ ۲۰۵ ملفوظہ نمبر ۲۴۶ بروز دوشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۵ھ میں فرماتے ہیں دیکھیے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوح وقلم کے علوم بھی ہیچ ہیں لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے اسکی تفصیل سوال نہم میں دیکھیے کہ ہر چھوٹی بڑی خشک وتر کھلی چھپی چیز زمین وآسمان کا ہر غیب سب کا تفصیلی علم محیط لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے تو تھانوی جی کی اِس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ عزوجل نے اِسقدر علوم عطا فرمائے کہ تمام ماکان ومایکون کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کے سامنے ہیچ ہے کچھ حیثیت نہیں رکھتا، ہاں ہاں اب ہر ایک دربھنگی، کاکوروی، امرتسری، راندیری، تاراپوری، ڈابھیلی، مالیگانوی، سنبھلی، غیر مقلد وہابی، دیوبندی، بولے اور جلدی بولے کہ تقویت الایمانی دھرم پر تھانوی جی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم بھی اون کو اپنا امام وحکیم الامۃ یا کم از کم مسلمان جانکر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال بست و ہشتم) صنم خانۂ دیوبندیت کے مَناتِ ثالثہ جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب مطبع احمدی لکھنؤ صفحہ ۲۵ پر قصیدہ بُردہ شریف کی تعریف میں لکھتے ہیں امام عبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد بوصیری قدس سرہٗ کو فالج ہو گیا تھا جس سے نصف بدن بیکار ہو گیا تھا انہوں نے باالہام ربانی یہ قصیدہ تصنیف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے آپ

نے اپنا دستِ مبارک ان کے بدن پر پھیرا یہ فوراً شفایاب ہو گئے یہ اپنے گھر سے نکلے تھے کہ ایک درویش سے ملاقات ہوئی اوس نے درخواست کی کہ مجھے وہ قصیدہ سُنا دیجئے جو آپ نے مدح نبوی میں کہا انہوں نے پوچھا کونسا قصیدہ اوس نے کہا جس کے اول میں یہ ہے اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ اون کو تعجب ہوا کیونکہ انہوں نے کسی کو اطلاع نہیں دی تھی اوس درویش نے کہا واللہ میں نے اوسکو اس وقت سُنا ہے جبکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا جا رہا تھا اور آپ خوش ہو رہے تھے اِس عبارت سے ثابت ہوا کہ قصیدہ بُردہ شریف کو تھانوی جی صحیح اور درست تسلیم کرتے اور اوسے الہامی قصیدہ مانتے ہیں کہ خدائے پاک جل جلالہٗ نے امام بوصیری قدس سرہٗ کو یہ قصیدہ الہام فرمایا اور اس کا اِقرار بھی فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اِس قصیدے کو سُنکر خوش ہوئے اور امام بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم پر اپنا دستِ اقدس پھیر کر اونھیں شفا بخش دی اب ملاحظہ ہو اِسی قصیدہ میں امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کرتے ہیں فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ٥ یعنی یارسول اللہ دنیا وآخرت دونوں حضور کی بخشش کا ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم حضور کے علم کا ایک جز ہے اس سے معلوم ہوا کہ تمام ماکان ومایکون وجملہ مکنوناتِ قلم ومکتوبات لوحِ محفوظ کا علم حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کا ایک ٹکڑا ہے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم اس سے بدرجہا زائد ہے تو تھانوی جی کے اقرار سے ثابت ہوا کہ یہ مضمون اللہ عزوجل نے امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر الہام فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ مضمون سُن کر پسند فرمایا ہاں اب دربھنگی، کاکوروی، امروہی، سنبھلی، راندیری، اجودھیا باشی، ڈابھیلی، کشمیری، تاراپوری، مالیگانوی، وہابی، غیر مقلد دیوبندی،

سارے کے سارے ایک سرے سے بول چلیں کہ تقویت الایمانی دھرم
پر تھانوی جی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب بھی اونھیں اپنا پیشوا
و حکیم الامت یا کم ازکم مسلمان مان کر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا
(سوال بست و نہم) یہی جناب اشرف علی تھانوی اپنی کتاب تکمیل
الیقین مطبع ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی صفحہ ۱۳۵ پر لکھتے ہیں شریعت
میں وارد ہوا ہے کہ رسل اور اولیا، غیب اور آئندہ کے واقعات کی خبر دیا
کرتے ہیں اس مقام سے اس کو بھی آپ سمجھ گئے ہوں گے کیونکہ جب خدا غیب
اور آئندہ کے حوادثات کو جانتا ہے اس لیئے کہ ہر حادث اوسی کے علم سے اوسی
کے ارادے کے متعلق ہونے سے اوسی کے فعل سے پیدا ہوا کرتا ہے تو پھر
اس سے کون امر مانع ہو سکتا ہے کہ یہی خدا ان رسل اور اولیا میں سے جسکو
چاہے اس غیب یا امر آئندہ کی خبر دیدے اگرچہ ہم اس کے قائل ہیں کہ
نفس فطرت انسانی کا یہ مقتضا نہیں کہ وہ بذاتہ اور خود مغیبات میں سے
کسی شی کو جان سکے لیکن اگر خدا کسی کو بتلا دے تو اوسے کون روک سکتا
ہے۔ پس ان لوگوں کو جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ خدا کے بتلانے ہی سے معلوم
ہوتا ہے اور پھر وہ لوگ اوروں کو خبر دیدیتے ہیں اون میں سے ایسا تو
کوئی نہیں جو بذاتہ علم غیب کا دعوی کرتا ہو چنانچہ شریعت محمدیہ بالذات
علم غیب کے دعوی کرنے کو اعلیٰ درجہ کے ممنوعات میں شمار کرتی ہے اور
جو اسکا دعوی کرے اوسکو کافر بتلاتی ہے،، دیکھو تھانوی جی اس عبارت
میں اللہ عزوجل کے رسولوں اور ولیوں کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں
بلکہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوگ اوروں کو خبر دیتے ہیں۔ ہاں ہاں تمام وہابیو
دیوبندیو غیر مقلدو راندیریو ڈابھیلیو بریادیو تارا پوریو کاکوریو امروہیو
دربھنگیو سنبھلیو مالیگانویو سب کے سب ایک سرے سے بول چلو تھانوی

جی تقویت الایمانی دھرم اور گنگوہی پنتھ پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں
اور تم سب اونھیں اپنا پیشوا اور حکیم الامت یا کم ازکم مسلمان جان کر خود بھی
کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا،،
(سوال سیم) یہی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی کتاب کرامات
امدادیہ مطبوعہ امداد المطابع تھانہ بھون صفحہ ۴۲ پر اپنے پیر جی کی شان میں
لکھتے ہیں ے

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست ؛ دست او جز قبضہ اللہ نیست

یعنی پیر جی حاجی امداد اللہ صاحب کا ہاتھ غائبوں سے دور نہیں ہے کیوں
کہ ان کا ہاتھ تو اللہ ہی کا ہاتھ ہے، اس شعر کا مطلب یہی تو ہوا کہ حاجی صاحب
اپنے معتقدین و مریدین سے دور نہیں ہیں کوئی اُن کو کتنی ہی دور سے پکارے
حاجی جی کو اوسکی خبر ہو جاتی ہے اور فوراً اوسکی مدد کرتے ہیں۔ ہاں ہاں تمام
وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو! بولو تمہارے حکیم الامۃ اپنے پیر جی کیلئے یہ علم
و قدرت مان کر تقویت الایمانی و گنگوہی دھرم پر کفر و شرک کے ناپاک
مرض میں مریض ہوئے یا نہیں اور تم سب اون کو مسلمان مان کر خود
بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔
(سوال سی و یکم) حکیم الامۃ الدیوبندیہ جناب مولوی اشرف علی صاحب
تھانوی نے اپنی رسلیا حفظ الایمان کے صریح ناپاک ملعون کفر کو اسلام
بنانے کے لئے ایک تحریر توضیح البیان اپنے ذنب خاص فحاش شنظیر مولوی
مرتضیٰ حسن دربھنگی کے نام سے مطبع قاسمی دیوبند میں چھپوائی اسکے صفحہ ۱ سطر
۴ میں ہے حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم کو علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے چنانچہ اس عبارت سے کہ نبوت
کے لیئے جو علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو بتمامہا حاصل ہو گئے تھے الخ

ظاہر ہے صفحہ ۴ سطر ۸ ایہ نہیں فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے لیئے نفس الامر میں علم غیب ثابت ہونا کیونکہ اس سے بحث ہی نہیں وہ تو ثابت اور محقق امر ہے صفحہ ۴ سطر ۲۲ جس غیب کا علم ذات مقدسہ کے لیئے نفس الامر اور واقع میں ثابت ہے اس سے تو یہاں بحث ہی نہیں وہ تو مسلم ہے کہ وہ امور لازم اور متعلق نبوت کے تو ضروری ہیں بلکہ اگر بفرض محال جن امور کا علم غیب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفس الامر اور واقع میں حاصل ہے غیر متناہیہ بالفعل بھی ہوں جب بھی اون سے بحث نہیں صفحہ ۵ سطر ۲۲ وہ غیب ہرگز مراد نہیں جو نفس الامر اور واقع میں ذات مقدسہ کیلئے ثابت ہے صفحہ ۶ سطر ۳ سینۂ فیض گنجینہ میں لاکھوں کروروں غیب کے علوم ہیں بلکہ چاہیے غیر متناہی غیوب کے علوم بالفعل ولو کان محالاً فرض کرو صفحہ ۷ سطر ۵ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بعض علوم غیبیہ حاصل ہیں اوس سے تو یہاں بحث ہی نہیں صفحہ ۷ سطر ۸ بعض علوم غیبیہ کے واقع میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ثابت ہیں اوس سے تو نہ یہاں گفتگو ہے نہ اوس کو کوئی عاقل مراد لے سکتا ہے صفحہ ۸ سطر ۱۷ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم مغیبات اسقدر دیا گیا تھا کہ دنیا کے تمام علوم بھی اگر لائے جائیں تو آپ کے ایک علم کے برابر نہ ہوں صفحہ ۹ سطر ۱۵ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باوجود علم غیب اعطائی ہونے کے عالم الغیب کہنا جائز نہیں صفحہ ۱۰ سطر ۱۱ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو علم غیب ثابت ہے نہ اوسمیں گفتگو ہے نہ یہاں ہو سکتی ہے صفحہ ۱۰ سطر ۱۲ یہاں گفتگو غیب کے مفہوم میں ہو رہی ہے جو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر بھی صادق آتا ہے اور غیر کے علم غیب پر بھی ملاحظہ ہو تھانوی جی و دربھنگی جی نے مسلمانوں کے خوف سے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے سولہ بار علم غیب کا اقرار کیا حتیٰ کہ گھبراہٹ میں یہ بھی کہہ بھاگے کہ اگر

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم غیب غیر متناہی بالفعل بھی ہو تو بھی ہمیں اوس سے کچھ بحث نہیں ڈر کے مارے یہ بھی قبول دیئے کہ دنیا بھر کے سارے علوم بھی اگر جمع کر لیے جائیں تو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ایک علم کے برابر نہ ہوں گے اس کا مطلب یہی تو ہوا کہ اگر ذرہ ذرہ کا علم خمس کے علوم تمام ماکان ومایکون کے علوم سب کے سب جمع کر لیے جائیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک علم اون سب علوم اور اون سے زائد پر مشتمل ہوگا یہ سب علوم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ایک ہی علم کا حصہ اور جز ہو جائینگے اب کونسا علم رہ گیا جسے تھانوی و دربھنگی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیئے اون عبارات میں ثابت نہیں کیا۔ ہاں ہاں! تمام وہابیو دیوبندیو غیر مقلدوں کے اکابر و اصاغر ارانب وثعالب واتراب! سب ایک سرے سے بول چلو کہ تھانوی جی و دربھنگی جی دونوں تقویت الایمانی وگنگوہی دھرم پر پکے مشرک ڈبل سے بڑھکر ڈبل کافر ٹھیٹ مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب کے سب بھی اون دونوں کو اپنا پیشوا اور حکیم الامت اور ابن شیر خدا یا کم سے کم مسلمان مان کر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا دیوبندی گتھی:۔ توضیح البیان کی عبارتیں پھر ملاحظہ ہوں تھانوی جی کی زبان دربھنگی جی کے منہ میں ہے فرماتے ہیں کہ حفظ الایمان میں تھانوی جی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے لہذا حفظ الایمان کی وہ عبارت کفر نہیں اور اگر حفظ الایمان میں تھانوی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے عطائی علم غیب کو تسلیم نہیں کرتے تو حفظ الایمان کی وہ عبارت ضرور کفر ہوتی اور ضرور اس عبارت میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین اور گستاخی ہوتی اور مبلغ وہابیہ ملکی شیخ

جی ایڈیٹر النجم مولوی عبدالشکور کاکوروی نے مناظرۂ لکھنؤ محلہ چکمنڈی میں
فقیر کے سامنے کہا کہ مولوی اشرف علی صاحب حضور کیلئے علم غیب بالکل تسلیم
ہی نہیں کرتے نہ کل نہ بعض لہذا حفظ الایمان کی عبارت میں نہ توہین ہے نہ
کفر ہے اور اگر مولوی اشرف علی صاحب حضور کے لیے علم غیب مانتے اور پھر ایسا
کہتے تو ضرور یہ عبارت توہین اور کفر ہوتی ممکن ہے کہ ایڈیٹر النجم انکار فرمادیں کہ
میں نے ایسا نہیں کہا تھا لہذا میں اونکا تحریری اقرار پیش کردوں ایڈیٹر
النجم اپنی خبیث کتاب نصرت آسمانی بر فرقۂ رضاخانی مطبوع عمدۃ المطابع
لکھنؤ صفحہ ۱۵ پر فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مولٰنا اشرف علی
صاحب بلکہ اہلسنت وجماعت میں سے (یعنی وہابیہ دیوبندیہ میں سے) کوئی
شخص بھی عالم الغیب نہیں مانتا لہذا عالم الغیب ہونے کی کسی شق کو اگر رذائل
سے تشبیہ ہو تو کوئی توہین نہیں اگر حضور کو عالم الغیب جانتے اور پھر علم غیب کی
کسی صورت کو رذیل اشیاء کیساتھ تشبیہ دیتے تو بیشک توہین ہوتی صفحہ ۲
پر فرماتے ہیں جس صفت کو ہم مانتے ہیں اوسکو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقینا
توہین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم
نہیں مانتے اور جو مانے اوسکو منع کرتے ہیں لہذا علم غیب کی کسی شق کو رذیل چیز
میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہوسکتی ان دونوں عبارتوں کا مطلب وہی ہوا
کہ تھانوی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے صفت علم
غیب مانتے ہی نہیں لہذا بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے ساتھ تشبیہ
دینی نہ توہین ہے نہ کفر ہے اور اگر تھانوی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کے لیے علم غیب مانتے اور پھر یہ تشبیہہ دیتے تو یقیناً یہ تشبیہہ کفر اور
توہین ہوتی اب اگر در بھنگی سچے ہیں کہ تھانوی جی نے حفظ الایمان میں حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے علم غیب بعطائے الٰہی تسلیم کیا ہے

تو ایڈیٹر صاحب کے نزدیک تھانوی جی بیشک کافر مرتد ہیں اور اگر ایڈیٹر
صاحب سچے ہیں کہ تھانوی جی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
کے لیے علم غیب سرے سے مانتے ہی نہیں تو در بھنگی کے نزدیک تھانوی
کے کفر پر در بھنگی وکاکوروی دونوں کا اجماع مؤلف ہوگیا۔ وللہ الحمد۔
(سوال سی ودوم) صنم کدۂ دیوبندیت کے طاغوت رابع جناب مولوی خلیل
احمد صاحب انبیٹھی اپنی ناپاک ملعون کتاب التصدیقات لدفع التلبیسات
معروف بہ المہند مطبوعہ بلالی اسٹیم پریس ساڈھورہ صفحہ ۲۰ و ۲۱ پر لکھتے ہیں
سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ وہ علوم عطا
ہوئے ہیں جن کو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور
حقیقتہائے حقہ واسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی اون
کے پاس تک نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو
اولین وآخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے اولین وآخرین
میں تمام ملٰئکہ، جنات، حور، وغلمان، اور سب انسان کافر مؤمن اور اولیا وانبیا
علیہم الصلاۃ والسلام بھی تو داخل ہیں تو جس قدر کلیات وجزئیات کا علم تمام
اولین وآخرین کو تھا یا ہے یا ہوگا اون سب کا مجموعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے انبیٹھی جی کے اقرار سے ثابت ہوا ماکان ومایکون
اونھیں باتوں کا نام ہے جو پیدائش عالم کی ابتداء سے قیامت تک ہوئیں یا
ہو رہی ہیں یا ہونگی او ظاہر ہے کہ علوم اولین وآخرین میں یہ سب علوم داخل
ہیں تو انبیٹھی جی کے اقرار سے ثابت ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جملہ ماکان ومایکون تمام اولین وآخرین کا علم عطا
فرمایا وللہ الحجۃ البالغۃ اس المہند پر محمود حسن دیوبندی احمد حسن امروہی عزیز
الرحمٰن دیوبندی اشرف علی تھانوی عبدالرحیم رائپوری محمد حسن دیوبندی قدرت اللہ

مرادآبادی حبیب الرحمن دیوبندی محمد احمد نانوتوی غلام رسول مدرس دیوبند محمد
رسول مدرس دیوبند عبد الصمد بجنوری محمد اسحٰق نہٹوری ریاض الدین میرٹھی کفایت
اللہ خلیفہ شاہجہاں پوری ضیاء الحق مدرس مدرسہ امینیہ دہلی محمد قاسم مدرس مدرسہ
امینیہ دہلی عاشق الٰہی میرٹھی سراج احمد مدرس سردھنہ محمد اسحٰق میرٹھی حکیم
مصطفٰے بجنوری مسعود احمد گنگوہی محمد یحیٰی سہسرامی کفایت اللہ گنگوہی چوبیس
وہابی دیوبندی مولویوں کے دستخط ہیں ہاں ہاں تمام وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو
وتھانویو امروہویو رائےپوریو مرادآبادیو نانوتویو گنگوہیو بجنوریو نہٹوریو میرٹھیو
شاہجہاں پوریو دہلویو سردھنویو سہسرامیو کاکورویو رانڈیریو تاراپوریو ڈابھیلیو
بریلویو سیملکیو مالیگانویو سنبھلیو بھنگیو سب بولو۔ بولو جلد بولو جس جس نے اس ناپاک خبیث ملعون
المہند پر دستخط کئے وہ سب تقویۃ الایمانی و رشیدی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب لوگ
بھی انھیں پیشوا مقتدا و پیشوا مانکر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال سی و سوم) شیر میدان دشنام بازی و شہسوار عرصۂ فحاشی ابن شیر
خدائے کاذب بالفعل جناب مرتضیٰ حسن دربھنگی اپنی کتاب تحقیق الکفر والایمان
بآیات القرآن صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ جو لوگ غیب
کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ امور جو عقول مخلوقات سے غائب ہیں اور وہاں
تک بجز اعلام خداوندی کسی شخص کا گذر ہو ہی نہیں سکتا اور وہ امور غیبیہ خاص
انبیاء اور رسل کو ہی بتلائے جاتے ہیں لَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی
مِنْ رَّسُوْلٍ وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جس کو پسند کرے اور وہ
پسندیدہ کون ہوتا ہے وہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی جماعت سے کوئی رسول
اور نبی ہوتا ہے ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو! بول چلو کہ تمہارا خانگی
امام المناظرین مصنوعی ابن شیر خدا دربھنگی انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے
لئے علم غیب مان کر کافر مشرک مرتد ہوا یا نہیں اور اوسے ابن شیر خدا اور

امام المناظرین وحجۃ المتکلمین مان کر تم سب خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا

(سوال سی و چہارم) امام جملہ دشنام بازاں وسر گروہ جمیع فحش گویاں جناب حسین احمد
صاحب اجودھیا باشی اپنی اخبث و ملعون تر و ناپاک ترین کتاب الشہاب الثاقب
مطبع نامی میرٹھ صفحہ ۷۶ پر فرماتے ہیں علم احکام و شرائع و علم ذات و صفات و
افعال جناب باری عز اسمہ و اسرار حقانی کونیہ وغیرہ میں حضور سرور کائنات
علیہ الصلاۃ والسلام کا وہ رتبہ ہے کہ نہ کسی مخلوق کو نصیب ہوا اور نہ ہوگا علم اور
ماسوا اُسکے جتنے کمالات ہیں سب میں بعد خداوند اکرم عز اسمہ مرتبہ حضور علیہ الصلاۃ
والسلام کا ہے علوم اولین و آخرین سے آپ مالا مال فرمائے گئے ہیں کوئی بشر کوئی
ملک کوئی مقرب کوئی مخلوق آپ کے ہم پلہ علوم اور دیگر کمالات میں نہیں ہاں ہاں
تمام وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو! بولو۔ اجودھیا باشی جی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی
علیہ وعلٰی آلہ وسلم کے لئے تمام علوم اولین و آخرین مان کر تقویۃ الایمانی و
رشیدی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب انھیں مسلمان
مان کر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال سی و پنجم) ملکی شیخ جی مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم جناب عبد الشکور صاحب
کاکوروی رسالہ ملعونہ تحفہ لاثانی برائے فرقہ رضاخانی مطبوعہ خلافت پریس بمبئی
صفحہ ۳۵ پر فرماتے ہیں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حق تعالٰی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم کو غیب کی بہت سی باتوں پر اطلاع دی ماکان یعنی زمانہ گزشتہ کے غیب
کی بہت سی چیزوں پر اور مایکون یعنی زمانہ آئندہ کے غیب کی بہت سی چیزوں پر بھی
اور نہ صرف یہی بلکہ زمانہ حال کے غیب کی بہت سی چیزوں پر بھی مگر جمیع امور غیبیہ
اور جمیع ماکان و مایکون کا علم مخصوص بذات حق تعالٰی شانہ ہے اوپر انھیں کاکوروی
جی کی عبارتیں گزریں کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کے لئے جو شخص غیب کا
جاننا ثابت کرے وہ کافر ہے۔ گنگوہی جی کی عبارت گزری کہ خدا کے سوا کسی کیلئے

غیب کا علم ثابت کرنے والا قطعاً مشرک ہے پھر کفر و شرک کا یہ حکم عام ہے کل یا بعض کی تخصیص نہیں ہاں ہاں اب تمام وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو بولو بولو جلد بولو مبلغ وہابیہ کاکوروی جی تقویت الایمانی و رشیدی دھرم پر اور خود اپنے ہی فتوی سے کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب کے سب اونھیں مسلمان اور اپنے مذہب کا مناظر و عالم مان کر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ دیوبندی طویلہ میں لتیاؤ میرے اس پینتیسویں نمبر کی ضرب شدید کی تاب نہ لا کر شاید کاکوروی جی چیخ پڑیں کہ میں نہ بعض امور غیبیہ کا علم خدا کے سوا کسی کے لئے مانتا ہوں نہ کل کا۔ البتہ بعض امور غیبیہ پر اطلاع مانتا ہوں علم اور اطلاع کا فرق میں آپ کو دو نفیس نکتوں کے ضمن میں بتلاتا ہوں (دیکھو کاکوروی جی کی ملعون و مکذوب کتاب فتح حقانی بر فرقۂ رضاخانی مطبع عمدۃ المطابع لکھنؤ ص ۲۴) اور چلا اٹھیں کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ حضور غیب جانتے تھے یا غیب داں تھے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ حضور کو غیب کی باتوں پر اطلاع دی گئی۔ فقہائے حنفیہ کفر کا اطلاق اسی غیب دانی پر کرتے ہیں نہ اطلاع یابی پر (دیکھو وہی کاکوروی جی کی ناپاک و پلید کتاب فتح حقانی بر فرقۂ رضاخانی ص ۲۵) یعنی "میرے نزدیک جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے خدا کی عطا سے بعض غیبوں کا علم مانے وہ بھی کافر اور جو شخص کل غیب کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے بعطائے خداوندی مانے وہ بھی کافر ہے فقہائے حنفیہ کا فتوی کفر جو مسایرہ و شرح فقہ اکبر و درمختار و بحر الرائق و خانیہ و خلاصہ و بزازیہ وغیرہا میں منقول ہے، میرے نزدیک اس کا یہی مطلب ہے تو تحفۂ لاثانی کی عبارت میں بھی میں نے علم نہیں مانا بلکہ بعض غیبوں پر اطلاع مانی ہے" تو اولاً کاکوروی جی کی چاند پوری مارنے کے لئے گنگوہی جی تیار ہیں وہ اپنے مہری تصدیقی فتوے میں لکھ چکے کہ اسمیں ہر چہار ائمہ مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام

غیب پر مطلع نہیں ہیں تو جناب گنگوہیت مآب صاف فرما چکے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا غیب پر مطلع نہ ہونا اتفاقی اجماعی مسئلہ ہے جس پر تمام علماء اور حنفی شافعی مالکی حنبلی چاروں مذہبوں کے ائمہ کا اجماع ہے اور اپنے اسی مدعائے باطل کے اثبات میں اسی فتوے کے صفحہ ۳ و ۴ پر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کا وہ فتوائے کفر نقل کیا جو کاکوروی جی نے فتح حقانی کے صفحہ ۲۲ پر نقل کیا تو ثابت ہوا کہ گنگوہی جی کے نزدیک جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے بعطائے الٰہی بعض غیب پر مطلع ہونا مانے وہ بھی کافر ہے تو گنگوہی حرم پر کاکوروی جی یا وجواب نا دلیل باطل کے کافر ہی ٹھہرے کیوں کاکوروی جی وہ تمہارا علم و اطلاع کا گڑھا ہوا فرق کچھ تمہارے کام نہ آیا تمہارے ان دو نفیس نکتوں نے تم کو کفر و شرک سے نہ بچایا ذالک جزاؤا اعداء اللہ النار ٭ والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔ ثانیاً حاجی امداد اللہ صاحب فرما چکے کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبیات کا اون کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے (دیکھو شمائم امدادیہ صفحہ ۱۱۵) حاجی جی بیچارے غیب کا علم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام و اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے لئے مان چکے اب اگر کاکوروی جی سچے ہیں تو اون کے فتوے سے حاجی امداد اللہ صاحب کافر اور اگر حاجی صاحب کافر تو گنگوہی و نانوتوی و تھانوی و انبیٹھی بھی کافر اور اون کو مسلمان مان کر کاکوروی جی اور سارے وہابیہ کافر غرض سارا دیوبند کافرستان ہی نظر آنے لگا اور اگر گنگوہی جی سچے ہیں تو اون کے فتوی سے بھی اولاً کاکوروی جی کافر پھر حاجی امداد اللہ بھی کافر کیونکہ گنگوہی جی کے نزدیک علم و اطلاع میں فرق باطل ہے دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں اور پھر حاجی صاحب کے کافر ہوتے ہی سارا وہابستان کافر آباد و مرتد نگر دکھائی دیگا۔ ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو! ان دونوں میں تمہارے نزدیک کون سچا ہے کون جھوٹا۔ بینوا توجروا۔

(سوال سی و ششم) تمام غیر مقلدانِ زمانہ کے مشکلکشا اور اُن کے شیخ الکل فی الکل
مسٹر ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہل حدیث اپنے رسالہ علم غیب کا فیصلہ صفحہ ۶
پر لکھتے ہیں خدا فرماتا ہے فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ اِس
آیت میں خدائے پاک نے انبیاء علیہم السلام کے علم غیب جزئی کو اپنی طرف نسبت
کیا ہے یعنی میں سکھاتا ہوں جس سے اون کے علم غیب جزئی کا وہبی ہونا
ثابت ہوتا ہے اس عبارت کے دو سطر بعد کہا ذاتی کا وجود ذات باری سے
مخصوص ہے اور وہبی کا جزئیۃً انبیاء علیہ السلام میں یقینی اور اولیاء کرام میں اون
کے تبعاً ظنی ہے ہاں وہابیو غیر مقلدو بولو تمہارا شیر پنجاب مسٹر ثناء اللہ امرتسری
تقویت الایمانی و گنگوہی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوا یا نہیں اور تم سارے کے
سارے اوس کو اپنا مقتدا و پیشوا مان کر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا
(سوال سی و ہفتم) یہی مسٹر ثناء اللہ صاحب اسی رسالہ علم غیب کا فیصلہ صفحہ ۱۳
پر لکھتے ہیں بھلا کوئی مسلمان کلمہ گو اس بات کا قائل ہو سکتا ہے کہ حضرات انبیا
علیہم السلام کو امور غیبیہ پر اطلاع نہ ہوتی تھی مسلمان کہلا کر اس بات کے
قائل ہونیوالے پر خدا اور فرشتوں اور انبیاء اور جنوں بلکہ تمام مخلوقات کی لعنت
ہو (ہم اہلسنت بھی مسٹر کی اس دعائے لعنت پر باآواز بلند آمین کہتے ہیں)
ہاں ہاں تمام وہابیو دیوبندیو بولو بولو مسٹر کے اس فتوے سے اسمٰعیل دہلوی و رشید
احمد گنگوہی اور خود مسٹر ثناء اللہ ملعون ہوئے یا نہیں اور تم سب اون تینوں کو
قبول کر کے خود بھی ملعون ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔

دوبارہ تمام وہابیو غیر مقلدو پھر بولو تمہارا شیر پنجاب انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام کے لئے اطلاع علی الغیب کے منکر کو خدا و ملائکہ و جنہ و انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام کا ملعون بتا کر ڈبل مرتد ٹھیٹ کافر کٹر مشرک ہوا یا نہیں اور تم سب
اوسکو اپنا پیشوا مان کر خود بھی اوسی کی طرح کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا

(سوال سی و ہشتم) کفلیتہ ضلع سورت کے وہابی مولوی عبدالحی نے
ایک کتاب البصائر فی تذکیر العشائر عربی میں لکھی اوسکا ترجمہ گنگوہی جی کے
خلیفہ خاص عاشق الٰہی میرٹھی نے کیا اوسکا نام الجواہر الزواہر رکھا اوس پر
تصدیق و تقریظا امام الوہابیہ کے نئے خلیفہ میاں کفایت اللہ شاہجہاں پوری
نے لکھی جو وہابیت دیوبندیت کی کسُوت بغل میں دبائے کفر و شرک کے اولٹے
اُسترے سے غریب مسلمانوں کی مسلمانی اور بھولے سنیوں کی سنت مونڈنے
میں بہت زور سے معروف ہیں اس کتاب کے نسخہ مطبوعہ پرنٹنگ ورکس دہلی
صفحہ ۸، ۷، ۹ میں ہے احمد و ترمذی نے حضرت معاذ بن جبل سے روایت کی ہے
کہ ایک صبح کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیر ہو گئی حتی کہ
قریب تھا کہ سورج دکھائی دے جاوے پس آپ لپکے ہوئے نکلے اور تکبیر کہی گئی
پس آپ نے نماز پڑھائی اور بہت مختصر پڑھائی پس جب سلام پھیرا تو اونچی
آواز سے پکارا کہ جسطرح بیٹھے ہو اپنی جگہ بیٹھے رہو اوسکے بعد ہماری طرف رُخ
کیا اور فرمایا سُنو میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ صبح تم سے کس شئے نے مجھے روکا
میں آخر شب میں اوٹھا پس وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی بھی مقدر تھی پس نماز میں
مجھے اونگھ آئی حتی کہ گرانی ہوئی اور سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ میں ہوں اور میرا رب
ہے تبارک و تعالیٰ نہایت حسین صورت میں پس ارشاد فرمایا کہ اے محمد میں نے
عرض کیا حاضر اے میرے رب فرمایا کیا باتیں ہیں جن میں ملاء اعلیٰ جھگڑتے
ہیں میں نے عرض کیا کہ مجھے تو معلوم نہیں اسی طرح تین بار فرمایا آپ فرماتے
ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حق تعالیٰ نے اپنا ہاتھ رکھا میرے شانوں کے درمیان حتی کہ
انگلیوں کی خنکی مجھے محسوس ہوئی اپنی چھاتیوں کے درمیان پس ہر چیز مجھے منکشف
ہو گئی اور میں واقف ہو گیا ہاں ہاں وہابیو دیوبندیو بولو عبدالحی کفلیتوی و عاشق
الٰہی میرٹھی و کفایت اللہ شاہجہاں پوری تینوں کے تینوں حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے ہر چیز کا علم اور ہر چیز سے واقفیت مانکر تقویت الایمانی وگنگوہی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب اون کو مسلمان مان کر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

(سوال سی ونہم) گجرات میں وہابی دیوبندی دھرم کے پرچارک غلام محمد راندیری نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو معاذ اللہ علم غیب سے ناواقف ونادان ثابت کرنے کیلئے ایک ناپاک رسالہ ازالۃ الریب لکھکر مطبع حقانی لودھیانہ میں چھپوایا جس کے پرخچے حضرت مولٰنا بشیر الدین خانصاحب قنوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب منیر الدین میں اور حضرت مولٰنا نذیر احمد خانصاحب احمد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مستطاب السیف المسلول میں بخوبی اوڑادیئے اس ازالۃ الریب کے آخر میں اپنے دھرم کے مولویوں کا ایک فتویٰ لگوایا اوسکے صفحہ ۷ پر مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس مدرسہ لودھیانہ کی تحریر چھاپی ہے اوس میں مولوی مشتاق صاحب فرماتے ہیں شک نہیں کہ سید الانبیاء علیہ افضل الصلاۃ والثناء جیسے اپنے تمام صفات کاملہ میں تمام انبیاء سے بہتر اور برتر ہیں اسیطرح آپ کا علم بھی تمام انبیاء کے علوم سے زیادہ ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اور حدیث طبرانی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا ومافیہا اور قیامت تک ہونے والی اشیاء کا علم دیا تھا کما فی الفتوحات الاحمدیۃ علی متن الھمزیۃ صفحہ ۳۶ مطبوعہ مصر اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ اور حدیث ابی داؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر قیامت تک کے تمام حالات صحابہ کو بتادیئے الفاظ حدیث کے یہ ہیں قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَمَا تَرَکَ شَیْئًا اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا حَدَّثَنَا بِہٖ

مگر یہ تمام علوم بواسطۂ وحی یا الہام خدا نے دیئے تھے فما احسن ما قال الامام البوصیری رحمۃ اللہ علیہ فی القصیدۃ الھمزیۃ ؎ لَکَ ذَاتُ الْعُلُوْمِ مِنْ عَالِمِ الْغَیْبِ۔ وَمِنْھَا لِاٰدَمَ الْاَسْمَاءُ۔ اس عبارت سے چند باتیں ثابت ہوئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا علم تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے علوم سے زائد ہے حضور کو اولین وآخرین کا علم دیا گیا حضور کو ساری دنیا اور جو کچھ اوس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب کا علم عطا فرمایا گیا یہ مضمون خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حدیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کھڑے ہوکر قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کا بیان فرمادیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تمام ماکان ومایکون کا علم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی عطا فرمایا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عالم غیب کے علوم کی ذوات عطا فرمائیں ہاں ہاں تمام وہابیو دیوبندیو! بالخصوص راندیریو ڈابھیلیو سملکیو بریادیو تار اپوریو! سب کے سب ایک سرے سے بول چلو کہ راندیری جی اپنے رسالہ میں اس مضمون کو چھاپ کر اسکو پسند کر کے تقویت الایمانی وگنگوہی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب بھی اونھیں مسلمان مانکر خود بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا۔

(سوال چہلم) مسٹر ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث کا مذہب مطبوعہ مطبع اہلحدیث کے صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۱۶ تک دیوبندی دھرم کے مولویوں کا ایک فتویٰ مسئلہ علم غیب میں چھاپا ہے اوس پر عزیز الرحمن مفتی دیوبند اور شیخ الہند محمود حسن دیوبندی وغلام رسول وگل محمد خاں ومحمد یسین مدرسین مدرسۂ دیوبند کے بھی دستخط ہیں اوس کے صفحہ ۱۳ پر ہے بہت سے مغیبات کا علم انبیائے کرام کو خصوصاً افضل الرسل خاتم الانبیاء علیہم السلام کو سب سے زیادہ عطا ہوا

اوران حضرات کی وساطت سے اونکی امتوں کو بھی بہت سے مغیبات کا علم حاصل ہوا خود قرآن شریف میں ہے عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ الآیہ پس انکار اس کا خلاف منصوص ہے اب سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو بولو بولو اور جلد بولو۔ دیوبندی دھرم کے یہ سب مفتی تقویت الایمانی و گنگوہی دھرم پر کافر مشرک مرتد ہوئے اور اون کو مسلمان مان کر تم سب بھی کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا

دیوبندیت کے ملعون چہرے کا گھونگھٹ

پیارے سنی بھائیو اب تک جو کچھ سوالات کئے گئے ان سے آپ نے یہ سمجھا ہوگا کہ وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور دیگر انبیائے عظام و اولیائے کرام علیہم و علیہم الصلاۃ والسلام کے علم غیب کے متعلق دو دو بولیاں بول رہے ہیں لیکن اسمیں تو سب دیوبندیہ و غیر مقلدین متفق ہیں کہ اللہ عزوجل کے لیئے علم غیب خاص ہے مگر حقیقۃً یہ وہابیت دیوبندیت غیر مقلدیت کے چہرے کا گھونگھٹ ہے اسے اٹھا کر دیکھیئے تو معلوم ہوگا کہ وہابی دیوبندی دھرم میں خدائے پاک جل جلالہ کے علم غیب کی بھی خیر نہیں ع کھانے کے دانت اور ہیں دکھانیکے اور ہیں۔ وہابی دیوبندی دھرم خدا کے علم غیب سے بھی انکاری ہے وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کا اصل مذہب یہ ہے کہ خدا کو بھی علم غیب نہیں ہے ہاں اوسے اتنی قدرت ضرور ہے کہ جب چاہے غیب کو دریافت کرے جب چاہے جاہل رہے (امام الوہابیہ اسمٰعیل جی کی تقویت الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۲۳) غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ سچ فرمایا اللہ عزوجل نے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ظالموں نے اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیئے تھی۔ پھر کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ تو

صرف امام الوہابیہ کا خاص عقیدہ تھا اس زمانہ کے وہابیہ دیوبندیہ ایسا عقیدہ نہیں رکھتے ہونگے کہ اولاً تو تقویت الایمان دیوبندی دھرم کا قرآن ہے بلکہ بقول گنگوہی قرآن سے زائد اوس کی شان ہے پھر کوئی وہابی تقویت الایمان کے کسی عقیدہ کو کیونکر ترک کرسکتا ہے قہر الٰہی کے اولوں کی پرواہ نہ کرکے تقویت الایمان پر سر منڈا دینے ہی کا نام تو وہابیت ہے ثانیاً تھانوی جی کی حفظ الایمان ملاحظہ ہو سوال تو یہ ہے زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں بالذات اس معنے کر عالم الغیب خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا اور بواسطہ اس معنے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے زید کا یہ عقیدہ کیسا ہے زید کے عقیدہ کے دو جز ہیں پہلا یہ کہ بالذات علم غیب خدا کو ہے اور دوسرا یہ کہ بالواسطہ علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہے اب تھانوی جی کا جواب سنیئے حفظ الایمان صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز اوسکا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہیئے کہ توبہ کرے، چلو چھٹی ہوگئی زید کا عقیدہ سراسر غلط ہے یعنی تھانوی جی فرماتے ہیں کہ زید کے عقیدہ کے دونوں جز غلط ہیں نہ خدا کو بالذات علم غیب ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بالواسطہ علم غیب ہے اگر تھانوی جی کے نزدیک خدائے پاک جل جلالہ کو علم غیب ہوتا تو یوں ہرگز نہ لکھتے کہ زید کا عقیدہ سراسر غلط ہے بلکہ پہلے جز کو تسلیم کرکے اپنے ناپاک دھرم کے مطابق دوسرے جز پر مونھ آتے مگر دل میں دبی ہوئی کفر کی آگ بغیر بھڑکے ہوئے کہیں مانتی ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو غیر مقلدو تھانویو دربھنگیو کاکورویو اجودھیا باشیو کشمیریو امروہیو سنبھلیو راندیریو ڈابھیلیو تارا پوریو بریادیو ٹریادیو سملکیو،

مالیگانو یو سب کے سب ایک سرے سے بول چلو کہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی
خدائے پاک جل جلالہٗ کو غیب سے بالفعل جاہل بنا کر اور تھانوی جی خدا کیلئے
بالذات علم غیب ماننے کو غلط بتا کر کافر مرتد ہوئے یا نہیں اور تم سب اون
دونوں کو اپنا امام و پیشوا و مقتدا مانکر خود بھی کافر مرتد ہوئے یا نہیں بینوا توجروا
دیوبندی شرک و کفر کی مشین :۔ ہاں ہاں وہابیو غیر مقلد و دیوبند لو تھانوی
انبیٹھیو امرتسریو در بھنگیو کاکوریو اجودھیا باشیو! بات کے بچے اور قول کے
سچے ہو تو آنکھیں میچ کر مونھ پھاڑ کر صاف کہڈالو کہ ہاں اہلسنت وجماعت
کے تمام فقہا محدثین مفسرین متکلمین اکابر علماء، اکابر علماء سے لیکر اولیاء
اولیا سے لیکر ائمہ اطہار، ائمہ اطہار سے لیکر صحابہ کرام، صحابہ کرام سے لیکر انبیاء
عظام، انبیائے عظام سے لیکر سید الانبیاء، سید الانبیا سے لیکر واحد قہار تک
تمہارے دھرم میں کافر مشرک ہیں والعیاذ باللہ رب العلمین ان تمام
حضرات کے اقوال کریمہ سے علم غیب کا روشن ثبوت رسالۂ مبارکہ خالص
الاعتقاد شریف میں ملاحظہ ہو جب اون سب حضرات نے محبوبان خدا کیلئے
علم غیب ثابت کیا اور تقویت الایمانی و دیوبندی و گنگوہی دھرم میں خدا
کے سوا دوسرے کے لیے علم غیب ثابت کرنے والا کافر و مشرک ہے تو
معاذ اللہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے نزدیک یہ سب حضرات کافر
و مشرک ہیں مسلمان وہابیوں کی کفری مشین دیکھیں کہ گنگوہی و اسمٰعیل
و وہابیہ نے معاذ اللہ کن کن ائمہ، و علماء و محدثین و فقہا و مفسرین و متکلمین
و اولیاء و صحابہ و انبیا علی سیدہم و علیہم و علی آلہ الصلاۃ والثناء کو کافر مشرک
بنا دیا اور یہ یہ کہ جب اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم
تک نوبت ہے تو اگلے پچھلے جن و انس و ملک تمام مومنین سبھی وہابیہ کی تکفیر میں

ل ۵ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و علیہم و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

آگئے۔ ان مکاروں کا تماشا دیکھو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ
آلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر جو کفر کے فتوے دیئے گئے
اوسپر کیا کیا رو ئے ہیں کہ ہائے سارے جہاں کو کافر کہدیا (گویا جہان انھیں
ڈھائی نفروں کا نام ہے) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کر دیا (گویا اسلام ان بے
ایمانوں کے قافیہ کا نام ہے ان کا قافیہ تنگ ہوا تو اسلام ہی کا دائرہ تنگ
ہوگیا) اور خود یہ حالت کہ اشقیاے ملاعنہ نہ علما کو چھوڑیں نہ اولیا کو نہ صحابہ
کو نہ انبیا کو نہ مصطفٰے کو نہ جناب کبریا کو جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم
و علیہم و بارک و کرم سب پر کفر کے فتوے جڑیں دل کھول کر سب کو کافر کہیں
اور خود ہٹے کٹے مسلمان کے بچے بنے رہیں الا لعنۃ اللہ علی الظلمین پھر بھی ہم
کہیں گے انصاف ہی کی۔ تمام ائمہ و اولیاء و محبوبان خدا کو تم کافر کہو تو جائے
شکایت نہیں اونھوں نے قصور ہی ایسا کیا ہے ابلیس کی وسعت علم مانی تمہارے
ئیے کلیجے ٹھنڈے آنکھوں ٹھنڈک ہوتی براہین قاطعہ میں جس کا گیت گایا ہے اونھوں
نے تو کیا نہیں لیکر چلے وسعت علم تمہارے دشمن محمد رسول اللہ اور ان کے غلاموں
کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و علیہم و بارک وسلم پھر اون پر کیوں نہ یہ حکم جڑو کہ
شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے یہاں تک تو تم پر آسان تھا مگر اللہ عزوجل
بھی تو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے لیے متعدد آیات کریمہ میں
علم غیب ثابت فرما رہا ہے اب ذرا خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر ہو گئی کاذب تو کہدیا
کافر مشرک کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی اور سب سے بڑھکر پتھر کے تلے دامن حضرت
شیخ مجدد الف ثانی و جناب شاہ عبد العزیز صاحب و جناب شاہ ولی اللہ کا معاملہ
ہے جسے تمام وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین کیلئے سانپ کے مونھ کی چھچھوندر کیجیے
تو بجا ہے کہ نہ اگلتے بنتی ہے نہ نگلتے وہ کہکر چل بسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو اون کے رب نے اپنے غیب خاص پر مطلع فرما دیا

کام نہیں چلتا بگڑنے سے مذہب نہیں سنبھلتا۔ اِنَّمَا اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَةٍ صرف ایک بات گزارش کرتا ہوں کہ ایک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حکیم الامت و حمیت جاہلیت سے جدا ہو کر لِلّٰہ فی اللّٰہ اس تحریر پر نظر کیجیے وہابیہ کی کتابوں کے نشان صفحات بتا دیے ہیں۔ جس میں شبہہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف میں تمہارے ہی بڑوں کے اقوال سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے بعطائے الٰہی علم غیب ثابت ہو تو خدا سے ڈرو انکار پہ اصرار نہ کرو گمراہوں بد دینوں کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر ہمت جواب ہے تو کیوں پیچ و تاب ہے ہمیں گو وہیں میدان اظہار حق سے کیوں خائف و ترسان، آدمی بن کر اور کی سُنی اپنی کہی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی نہیں سہی ذرا سوچو سنبھلو دیکھو کس محبوب باوجاہت کی شان گھٹاتے ہو، کس جمیل باعزت کے علم سے ابلیس لعین کا علم بڑھاتے ہو کس حبیب باعظمت کے علم اقدس سے بچوں، پاگلوں، جانوروں کا علم ملاتے ہو کس وجیہ باجلالت کی مجلس میلاد کو کنہیا کا جنم ٹھہراتے ہو کس نبی امی کو اردو زبان میں مدرسہ دیوبند کے مُلّوں کا شاگرد بتاتے ہو کس عظیم و جلیل کی عظمت و جلالت کو چوہڑے چمار سناتے ہو کس شفیع المذنبین حامی امت پناہ غریباں ملجائے گنہگاراں ماوائے عاصیاں کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں سے یارانے دوستانے مناتے ہو ذرا سوچو اور سنبھلو قیامت قریب ہے اور واحد قہار حسیب اور عذاب جہنم سخت و عصیب اے میرے رب ہدایت فرما۔ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْقَرِیْبُ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ یا رب علیک توکلت و الیک انیب۔ والصلاۃ والسلام علی حبیبہ القریب المجیب العظیم الجلیل الجمیل الحبیب وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ وعلیٰ سائر اولیاء امتہ وعلماء ملتہ وعلیٰ سیدنا و مرشدنا مجدد دینہ و محی سنتہ وعلینا وعلیٰ سائر اہل سنۃ وجماعتہ آمین آمین یا ارحم الراحمین ○ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ: الفقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد المعروف بحشمت علی القادری الرضوی اللکھنوی غفرلہ ولوالدیہ ربہ المولی العزیز القوی۔ آمین (۴ رمضان مبارک سنہ ۱۳۴۷ھ)

مقامات مقدسہ کے نقشوں کا احترام

جس جانماز (مصلّٰی) پر خانۂ کعبہ، روضۂ اطہر، مدینہ منورہ، بیت المقدس بغداد شریف، اجمیر شریف و دیگر مقامات مقدسہ کے متبرک نقشے ہوں ان پر پیر نہ رکھیں۔ نہ اس پر کھڑے ہوں، نہ نماز پڑھیں، صوفیائے کرام فرماتے ہیں ادب ہی تصوف ہے۔۔۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ سیدنا امام احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے رسالۂ مبارکہ "بدر الانوار فی آداب الآثار" میں نقل فرماتے ہیں کہ علامہ تاج الدین صاحب فاکہانی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مبارک 'فجر منیر' میں تحریر فرمایا ہے کہ روضۂ مبارک سید عالم ﷺ کی نقل میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملے وہ اس کی زیارت کرے اور شوق دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ نقل اسی اصل کے قائم مقام ہے۔ جیسے نعل مبارک کا نقشہ منافع و خواص میں یقیناً خود اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ گواہ ہے۔ لہٰذا علمائے دین نے اس کی نقل کا اعجاز و اکرام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔

"بے ادب محروم گشت از فضل رب"